ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ

نبوت ۱۳۶۱ھش / نومبر ۱۹۸۲ء



مسجد بشارت (سپین) کے افتتاح کا ایک منظر

ایڈیٹر ——— غلام باری سیف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

محرم ۱۴۰۲ ہجری

نبوت ۱۳۶۱ ہش

نومبر ۱۹۸۲ء

ایڈیٹر

غلام باری سیف

مدیران اعزازی

ملک صلاح الدین صاحب بھارت ۔ مبارک احمد صاحب ساقی لندن

کمال یوسف صاحب سیکنڈے نیویا

شرح چندہ ماہنامہ "انصار اللہ"

پاکستان ـــــــ پندرہ روپے ۱۵/- سالانہ

امریکہ ۔ کینیڈا
جزائر فجی
- بذریعہ ہوائی ڈاک ـــــ ایک سو پچاس ۱۵۰/- " "
- " بحری ڈاک ـــــ اسی ۸۰/- " "

دیگر ممالک
- بذریعہ ہوائی ڈاک ـــــ ایک سو ستر ۱۷۰/- " "
- " بحری ڈاک ـــــ ساٹھ ۶۰/- " "

فہرست مضامین

پبلشر :- چوہدری محمد ابراہیم

پرنٹر :- سید عبد الحیٔ

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت :- دفتر ماہنامہ انصار اللہ دار الصدر جنوبی ربوہ

کتابت :- محمد رفیق احمد ربوہ

قیمت فی پرچہ :- ڈیڑھ روپیہ ۱/۵۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شمارہ ۱۱	ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ	جلد ۲۳

نبوت ۱۳۶۱ھش

اُندلس کی وادیوں میں گونجی اذان ہماری

موذنِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلالؓ کو اپنے آقا مدنی سے بے پناہ عشق تھا۔ اُن کے والد محترم کا نام رباح تھا۔ ایک موقع پر جب کسی نے بلال بن رباح کہا کہ بلال بیٹا رباح کا۔ تو صاحبِ ذوق و نظر سیدنا عمر فاروق نے فرمایا بلال بن محمدؐ کہو۔ بلال محمد کا بیٹا۔ اور اس میں کیا شک ہے بلال اسلام کا فرزند تھا۔ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بیٹا تھا۔ اس کے ہر ذرہ جسم میں اب آمنہ کے لال کی محبت غالب تھی۔ وہ ہر گھڑی سو جان سے اپنے آقا پہ قربان تھا۔

مشہور مصری مصنف عباس محمود عقاد لکھتے ہیں۔ حبشہ کے رہنے والوں میں فطرتی موسیقی پائی جاتی ہے اُن کا سانس بھی طویل ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ تسلیم لیکن بلال میں ان سب خوبیوں سے زائد ایک خوبی تھی کہ اس کے ہر سانس سے عشق محمد کی لَے سُنائی دیتی تھی۔ وہ لفظ اشھد کا حرف شؔ نہ بول سکتے تھے۔ اور اسھد سؔ سے کہتے۔ بچے بچے ہی ہوتے ہیں وہ اس پر مسکرا دیتے۔ قدرشناس آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ آسمانی شکور آقا بھی عرش پر بلال کے اسھد پر مسکراتے ہیں۔ یعنی بلال کی آواز پر وہ بھی خوش ہوتا ہے کہ آج اُس کے نام کو ایک سیاہ فام گھنگھریالے بالوں والا عاشق صادق لیکن مطہر دل کا مالک کس جذبے سے ادا کرتا ہے۔ اور یہ جذبہ شاید ان کوڑوں نے پیدا کیا تھا جو بلال کی کمر پر پڑتے تو بلالؓ کی زبان احدٌ احدٌ ایک ہے خدا ایک ہے۔ ظلم کرنے والو! کوڑے کی تڑاخ کا مزہ لینے والو۔ اس مزہ سے شناسا ہو کر مجھے کتنا لطف آتا ہے کتنی راحت نصیب ہوتی ہے۔ کیا ذوق مجھے نصیب کر رہے ہو۔

حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کے مُنہ میں جب سیالکوٹ میں کسی نے گوبر ڈالا تو مولانا برہان الدین یہی کہتے رہے "واہ او برہانیا ایہہ نصیب کتھوں"۔ اور جب اُن کے سر پر کوٹھے کی چھت سے کسی نے خاک پھینکی تھی تو اسے دراز ریش

اہل مدینۂ عالم نے سر اوپر اٹھایا۔ اور کیف میں ڈوب کر کہا " پا اے مائیں ہور پا " اے محترم ماں اور خاک ڈال میرے سر میں اور ڈال۔

بلال رضؓ کی کئی اذانیں تاریخ میں مذکور ہیں۔ آٹھ سال کی غیبوبت کے بعد فتح مکّہ کے موقعہ پر جب کہ مکّہ کی گلیوں میں محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم کا دس ہزار قدوسیوں کا لشکر داخل ہو چکا تھا۔ آج ظلم وستم توڑنے والوں کا زور ٹوٹ چکا تھا۔ آج ظالم یہ کہہ کر رحمۃ للعالمین سے رحم کی بھیک مانگ رہے تھے۔ سخی بھائی ۔ سخی بھتیجے ! ۔ تیرے عفو کے طالب ہیں۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلّم نے اُس بلال رضؓ کو فرمایا جسے اس کا مشرک آقا تختۂ مشق بنایا کرتا تھا ۔ بلال ! مکّہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دو۔ آج بلال نے اللہ اکبر اللہ اکبر ۔ اسھد ان لا الہ الا اللّٰہ ۔ اسھد ان محمدًا رسول اللّٰہ پر کتنی روحوں پر وجد طاری ہُوا ہوگا ۔ اور کفّار کے دل پر کیا گذری ہوگی ۔ آج رحیم آقا محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم نے بلال کو کیا ذوق عطا فرمایا ۔ بلال کو آج کتنا لطف نصیب ہُوا ۔ اے کاش وہ آواز ریکارڈ ہوتی اور ہم آج سُن سکتے۔ جب فتح مکّہ کے موقعہ پر مکّہ کی وادیوں میں بلال بن محمّدؐ نے خدا کی عظمت اس کی توحید اور اپنے آقا کی رسالت کا اعلان کیا۔

اور تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم کے بعد وہ عندلیب محمّد اُداس ہو گئی تھی ۔ مدینہ کی گلیاں اُسے سُونی محسوس ہوتیں ۔ باغ تھا لیکن باغبان خدا کو پیارا ہو گیا تھا ۔ محمّدؐ کے بابرکت چہرہ پر نہیں قبر محمدؐ پر نظر پڑتی تو بلالؓ کی برداشت سے باہر ہوتا ۔ وہ خلفائے محمدؐ سے مدینہ سے باہر جانے کی اجازت طلب کرتے رہے اور پھر ایک دن نجانے کس دل سے بلالؓ نے مدینہ سے رختِ سفر باندھا۔

وہ دمشق میں جا بسے مدینہ سے ہزاروں میل دُور ۔ ایک دن انہوں نے خواب میں اپنے محبوب ۔ ہم سب کے محبوب آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا ۔ آقا فرما رہے ہیں ۔ بلال یہ کیا سنگدلی ہے ۔ ملنا نہیں؟ صبح ہوئی تو بلال نے مدینہ کی راہ لی ۔ سیدھے مزارِ محبوب پر پہنچے لپٹ لپٹ کر رونے لگے ۔ وہ مرغِ بسمل کی طرح قبر کے آس پاس تڑپ رہے تھے ۔ اہلِ مدینہ نے سُنا کہ بلال آ گئے تو کشاں کشاں پہنچنا شروع ہوئے ۔

اَب اصرار ہونے لگا بلال صبح اذان تم دو ۔ لیکن بلال کا دل قابو میں نہ تھا ۔ وہ ہر ایک کو نفی میں جواب دیتے ۔ عندلیبِ محمدؐ پُر شکستہ دل شکستہ تھی ۔ حضرت فاطمہ کے نُورِ نظر حسنؓ اور حسینؓ نے بلالؓ سے اصرار کیا ۔ تو سبط محمدؐ کی بات بلال نہ ٹال سکے ۔ اور پھر کئی سالوں کے وقفہ کے بعد فجر کے ساتھ اہلِ مدینہ نے موذن بلال کی آواز اللہ اکبر اللہ اکبر سُنی ۔ لوگ گھروں سے مسجد کی طرف دوڑے ۔ وہ زمانہ نظروں کے سامنے پھر گیا ۔ مدینہ میں سسکیوں کی آوازیں سُنائی دینے لگیں ۔ اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ کی آواز بلند ہوئی تو عورتیں بھی گھروں سے باہر آ گئیں ۔ آج تاریخ نے اپنا ورق الٹا ۔ آج پھر وہ زمانہ لَوٹ آیا ۔ اور جب اشھد انّ محمدًا پر بلال آئے تو محمدًا کے لفظ کی بجائے مُنہ سے چیخ نکلی ۔ لوگوں نے پھر آج وہ آواز سُنی جو خاموش ہو گئی تھی ۔

اور دس اکتوبر کو جب اُندلس کی سرزمین سے بلال کے ایک بیٹے منیر احمد جاوید نے اللہ اکبر آواز بلند کی۔ آپ کی آواز بھی بلند اور پُرسوز ہے۔ تو کتنی آنکھیں شکر کے آنسو بہا رہی ہوں گی۔ کتنے دلوں کی دھڑکن تیز ہوئی۔ کتنی روحیں وجد میں آئیں۔ اس منظر کو دیکھنے کیلئے اس اذان کو جو صدیوں کے بعد اُندلس میں گونجی۔ سُننے کے لئے دُنیا کے مختلف گوشوں سے احمدی وہاں پہنچے۔

یہ کتنا پُرمسرت لمحہ تھا۔ کتنی کیف آفرین گھڑیاں تھیں۔ وہ آواز جو صدیوں سے خاموش تھی۔ خاموش کر دی گئی تھی۔ آج پھر محبت، عزم، عجز کے جذبہ کو لے کر بلند ہوئی تھی۔

اس آواز کا ٹیپ ہم نے بھی سُنا۔ بہت جلد سُن لیا کہ کراچی میں ایک زائر بارہ کی شام کو اُس آذان کی آواز لے کر پہنچ گئے تھے۔ لیکن اے کاش ہم وہ اذان بلاواسطہ سُن سکتے۔

مبارک ہو آپ کو اذان سُننے والو! مبارک ہو تجھے اذان دینے والے۔ اور مبارک ہو صد مبارک اے آقا جس کی قیادت میں یہ قافلہ وہاں اُترا۔

اَے مسیحِ پاک کے نام لیواؤ! سر خدا کے حضور جُھک جائیں۔ اس کے شکر کے سجدے کرتے کرتے جبینِ نیاز گھس جائے۔ دل اُس کے شکر و حمد سے لبریز ہو جائے کہ خدا کی نعمت کا ظہور ہُوا۔ اس کی تقدیر پوری ہوئی۔ اُندلس کی سرزمین میں خدا کے افضال و رحمت کی بارش کے قطرات کو اپنے جسموں پر لینے والو۔ آپ کو مبارک ہو۔ اور بارش کا دُور سے لیکن دل کی قربت سے مشاہدہ کرنے والو۔ آپ کو بھی مبارک ہو کہ آپ کی قربانیاں بارآور ہوئیں۔ اور اُندلس کی وادی میں پھر اذان کی آواز گونجی۔

خدا کا یہ کتنا بڑا انعام ہے۔ اس پر جتنا بھی ہم شکر کریں کم ہے۔ اور اگر شکر و امتنان کے جذبات سے آستانہ الوہیت پر جھکو گے تو خدائی وعدہ وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ کہ اگر شکر کرو گے تو خدا کے انعام و فضل کی اور بھی بارشیں ہوں گی۔ ایک کے بعد دوسری مسجد بنے گی۔ ہر وادی سے خدا کی بڑائی۔ اس کی توحید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی ندائیں بلند ہوں گی۔ انشاء اللہ العزیز وما ذٰلك على الله العزيز۔

وہاں پہنچے

ہمارے شاعر بسمل صاحب کا شعر ہے ؎

طارق نے کیا تھا جسے تسخیر بشمشیر ؛ طاہر وہاں پہنچے لئے قرآں کی تنویر

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کی ایک علامت "نصاریٰ کی کثرت" بیان فرمائی ہے۔ عیسائیت کے اس نظریہ کے بارہ میں کہ "مسیح خدا کا بیٹا ہے" اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ه

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ه • (سورہ مریم آیت ۹۱، ۹۲)

قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں۔ زمین شق ہو جائے۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ کہ انہوں نے خدائے رحمٰن کا لڑکا قرار دیا۔

قرآن مجید میں جس بدخُلقی کا سب سے ذکر ہے وہ ظلم ہے۔ اور شرک کو اللہ تعالیٰ "ظلم عظیم" قرار دیتا ہے۔ اور اس سے بڑا ظلم کیا ہو سکتا ہے کہ توحید کی عمارت کو منہدم کیا جائے۔ تین خداؤں کی خدائی کا اعلان کیا جائے۔ ایک بشر کو جامہ الوہیّت زیب تن کرنے کی کوشش کی جائے۔

وہ جو ہر خوبی کا جامع ہے۔ ہر نقص وعیب سے پاک ہے۔ لا انتہاء قدرتوں اور طاقتوں کا مالک ہے۔ اس کے لئے کوئی بات انہونی نہیں۔ وہ "يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ" "جو چاہے کرے گا" کا مصداق ہے۔ وہ مالک ہے۔ مختار ہے۔ جب کچھ نہ تھا وہ تھا جب کچھ نہ ہو گا اسی کی ذات ہو گی۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا صداقت وحقائق کا منہ چڑاتا ہے۔ مذہب کی بنیاد کو کمزور کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اپنی تعلیم کا نکتہ مرکزیّہ "لا الٰہ الّا اللّٰہ" کو قرار دیا کہ خدا ایک ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو اس نظریہ کا علمبردار ہے۔ اس کا مستقر جنت ہے۔

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ

آج نصاریٰ کی غالب اکثریت مغرب میں بستی ہے۔ ان کا مذہبی مرکز برّاعظم یورپ میں ہے۔ اسلام کے خلاف مسموم لٹریچر عیسائیوں نے مدوّن کیا۔ اس سیّد المعصومین کی سیرت پر گند اُچھالا گیا۔ ہر عیسائی کے یہ ذہن نشین کیا گیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا اور یہ کہ مسلمان وحشی اور غیر مہذب ہیں اور آج دُنیا کی قیادت کے دعویدار یہی عیسائی ہیں۔ اسلام کے سب سے بڑے مذہبی حریف یہی یہود ونصاریٰ ہیں۔ صیہونیت اَب سیاسی جامہ اوڑھ کر میدان میں آئی ہے۔ اور اپنے ظلم وستم کی بناء پر چنگیز اور ہلاکو خان کو مات کر گئی۔

بیسویں صدی میں انہوں نے جس طرح ایشیا پر یلغار کی اُسے دیکھ کر قرآن کی یہ حقیقت آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔

حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ (انبیاء آیت ۹۶)

کہ جب یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں گے تو یوں ہو گا کہ وہ ہر بلندی سے نیچے اُتر رہے ہیں۔

اُن کے متاد روٹیوں کے پہاڑ ساتھ لئے قریہ قریہ کمزور مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکے مار رہے تھے۔ ان کے انداز جارحانہ تھے۔ اپنے نظریات کو بدلنے کے لئے وہ مادّی سہارے بھی استعمال کرتے۔

اَب اگر ہم دینِ حق کی اشاعت اور اس کا غلبہ چاہتے ہیں تو ہمیں اس مورچے کو سر کرنا ہو گا۔ ہمیں مغرب کی غلط فہمیوں

کو بدلنا ہے۔ اُن کے لٹریچر کا جواب دینا ہوگا۔ اُن کے تعلیمی اور طبی اداروں کا مقابلہ کرنے کے لئے بہتر سکولز، کالجز اور مشنری اسپرٹ کے حامل ڈاکٹر مہیا کرنا ہوں گے۔ اور یہ کوئی آسان کام نہیں۔ کسی جنتر منتر سے یہ نہیں ہوگا۔ اس کے لئے اذہان کی تعلیم و تربیت کرنا ہے۔ اُن کے اداروں کے بالمقابل اداروں کا قیام کرنا ہے۔ یہ وہ کام ہے جس کی طرف حضرت اقدس خلفاء احمدیت اور احمدی توجہ کر رہے ہیں۔ مفسرین نے آیت لیظھرہ علی الدین کلہ (الصف آیت ۱۰) تمام ادیان پر اسلام کے غلبہ کا وقت مسیح پاک کی آمد کو قرار دیا۔ اور احادیث میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلّم نے خالقِ برحق کی قسم کھا کر کہا کہ کسرِ صلیب مسیح اور مہدی کے ذریعہ ہوگی۔ (بخاری)

اس لئے اب ہمیں اُس رَو کو بدلنا ہے۔ اس رُخ کو پلٹنا ہے۔ عیسائیت کے مناد جن مورچوں سے حملہ آور ہوئے تھے جہاں سے وہ مبلّغ یا منجّی بھجواتے تھے۔ وہیں ہمیں مبلّغین کو بھجوانا ہے۔ جن قلعوں سے اسلام کے قلعہ پر یلغار اور گولہ باری ہوتی تھی۔ اُن مورچوں کو خاموش کرنا ہے۔ لیکن تیغ و تفنگ سے نہیں: نیک نمونہ سے۔ دُعاؤں سے۔ عقل۔ غور و فکر سے کام لے کر ایثار پیشہ مبلغ اور ڈاکٹر پیدا کر کے اُن کے منصوبوں کا مقابلہ کرنا ہے۔

پھر پہلو تبلیغ کا ہے۔ خلفائے احمدیت نے یورپ کے میدانوں میں کھڑے ہو کر جہاں اسلام کا سرمدی پیغام سُنایا۔ وہاں حرفِ انتباہ سے بھی آگاہ کیا۔ جہاں انہیں توحید سے آشنا کیا۔ وہاں تثلیث کی غلطی کی نشان دہی کی۔ وہاں حضرت مسیح علیہ السلام کے صحیح منصب کو بھی بیان کیا۔ اور جب تک ہمارے جسموں میں جان ہے۔ سانس باقی ہے۔ انشاء اللہ یہ کام ہوتا رہے گا تا آنکہ ہم عیسائیت کا تمام قرضہ چکا دیں۔ مبارک ہے وہ قائد۔ طاہر ہے وہ رُوح — جو اس عظیم مہم کی قیادت فرماتی ہوئی دشمن کے مورچوں تک پہنچتی ہے۔

اَے ہمارے پیارے قائد! اَے دینِ حق کے منادی! اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو روح القدس سے تائید فرمائے آپ کے کاموں میں اپنے فضلوں سے برکت ڈالے کہ آپ آج پھر دینِ حق کی تاریخ تعمیر کر رہے ہیں۔

دوسرا پہلو اس مہم کا تربیت اور رضاکاروں کی تیاری ہے۔ جس کی جانب حضور نے اُسی لمحہ سے بھرپور توجہ دی ہے۔ جب خدائے قدوس نے آپ کو خلعت خلافت سے سرفراز کیا۔ تبلیغ کا فریضہ انبیاء علیہم السّلام کا فریضہ ہے اس کے لئے تقویٰ پرہیزگاری، عبادت، نفس کشی، تحصیلِ علم، ایثار اور قربانی کی ضرورت ہے۔ جب تک یہ اوصاف پیدا نہ ہوں تبلیغ کامیاب نہیں ہوسکتی۔ حضرت اقدس نے ایک مبلغ کے تین ضروری اوصاف گنوائے ہیں۔ اور وہ ہیں عمدہ نمونہ، صحیح علم، جرأت (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶۹، ۳۷۰)

ہمیں اس جنگ کو جیتنے کے لئے ان ہتھیاروں سے مسلح ہونا ہے۔ اور جلد مسلح ہونا ہے کہ ہمارے قائد نے اپنے موعود اور عظیم باپ سے ورثہ میں پایا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے مسیح کو اطلاع دی تھی۔

"وہ جلد جلد بڑھے گا"

پس قدم جلد اٹھائیے اور عزم سے اٹھایئے۔ کہ تقدیر خداوندی ہے کہ اسلام غالب ہوگا۔ قرآن اور صاحب قرآن

کی عظمت قائم ہو کر رہے گی۔

اور یاد رکھئے کہ صاحب ایمان جب قدم بڑھاتا ہے۔ پھر سمندروں کے طوفان۔ صحراؤں کے بگولے۔ بادلوں کی گرج اور کڑک اُن کے قدم نہیں روک سکتی۔

خداوندِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم۔ وہ دِن جلد لا۔ جب محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کا لایا ہُوا دین ساری دنیا پر محیط ہو جائے۔ آمین یارب العالمین۔

انصاراللہ اور وقفِ جدید

ان دونوں اداروں کے نگران سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایّدہ اللہ تعالےٰ تھے۔ اَب نئی ذمّہ داری کی وجہ سے آپ نے ان دونوں اداروں کی نگرانی دو دوستوں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اور مکرم اللہ بخش صاحب کے سپرد فرمائی ہے۔

ظاہر ہے کہ حضور کی ذات کی وجہ سے یہ دونوں تحریکیں بہت سہولت کے ساتھ اپنی منزلِ مقصود کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ اَب جب یہ ذمّہ داری دوسرے ہاتھوں میں منتقل ہوئی ہے تو جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اپنی دعاؤں، قربانیوں کو ان دونوں بابرکت تحریکوں کے لئے کم نہ ہونے دے کہ دونوں تحریکوں کو حضور نے اپنی مساعی۔ دُعاؤں سے پروان چڑھایا تھا۔ حضور سے محبت کا تقاضا ہے کہ ان دونوں تحریکوں کے کاموں کو آگے بڑھائیں تا اللہ تعالیٰ بھی راضی ہو اور ان تحریکوں کو پھلتے پھولتے دیکھکر حضور کی آنکھ بھی ٹھنڈی ہو۔

کام پھیل رہا ہے۔ اخراجات بھی بڑھ رہے ہیں۔ جماعتی ترقی کے ساتھ ذیلی تنظیموں کا کام بڑھ رہا ہے۔ مغرب کے اذہان میں نیک تبدیلی پیدا ہو رہی ہے جس کے نتیجہ میں ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایّدہ اللہ نے ہمیں ان ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے جسے ہم "انصاراللہ" کے پچھلے شمارہ میں پیش کر چکے ہیں۔ خدا کرے ہماری دُعائیں اور تدابیر تقدیرِ خداوندی سے ہم آہنگ ہو جائیں۔

آئندہ شمارہ میں

اسپین سے مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفرؔ نے براہِ راست اخبارات کے تراشے بھجوائے ہیں جن میں مسجد بشارت کی افتتاحی تقریب کے متعلق اداریتی نوٹ اور خبریں آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرما دیں۔ (مدیر)

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم عبدالمنان صاحب ۔ منتظم اشاعت کراچی

فیض رساں، سرچشمۂ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم
سر پہ تاجِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

جُود و عطا میں گوہر یکتا۔ رحم و کرم کا بہتا دریا
کانِ عنایت ابرِ سخاوت صلی اللہ علیہ وسلم

سرورِ عالم، نورِ مجسم وہ دُنیا کا مونس و ہمدم
معدنِ لطف و منبعِ برکت صلی اللہ علیہ وسلم

"جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا"
ماحیِ کفر و ضلالت صلی اللہ علیہ وسلم

ہوگئی ان پر ختم شریعت انکی مشیّت حق کی مشیّت
حق کی طرف سے آخری حجّت صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی نہیں اُس دلبر جیسا، ہم نے سارا عالم دیکھا
آیۂ رحمت، شافعِ اُمّت صلی اللہ علیہ وسلم

میرا پیارا، آنکھ کا تارا، درد میں ہمدم دُکھ میں سہارا
دونوں جہاں میں رحمت رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

اَور کسی کو کیسے مانیں، اُن پہ فدا ہیں اپنی جانیں
ختم ہے اُن پر ہر اک نعمت صلی اللہ علیہ وسلم

اُن کا نام ہے ہر دم لب پر، اُن کا خادم خالدِ مضطر
کاش ہو ان کی نظرِ عنایت صلی اللہ علیہ وسلم

میرا تاریخی سفر ہسپانیہ

مکرم و محترم چوہدری ظفر اللہ خانصاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ گوجرانوالہ

۸ ستمبر ۱۹۸۲ء کو مَیں میڈرڈ ریلوے اسٹیشن پہنچا۔ میرے ساتھ میرے چھوٹے بھائی چوہدری رشید احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ وینکو اور کنیڈا بھی تھے۔ ریلوے اسٹیشن پر ہی ہمیں ٹیکسی ڈرائیور ملے جنہوں نے ہمیں سپینش زبان میں کہا کہ (ٹیکسی پیڈرو آباد ماسکیٹا) گویا ہم نے پہلی دفعہ سپین کی سرزمین میں قریبًا تین صد میل پہلے ہی "بشارت مسجد پیڈرو آباد" کا نام ایک ٹیکسی ڈرائیور سے سُنا۔ اس کی باتوں سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ہم سے پہلے بھی میڈرڈ سے احمدی سواریوں کو بشارت مسجد لے جاتا رہا ہے۔ ہمارے مشرقی لباسوں سے اُن لوگوں کو یہ اندازہ ہو چکا تھا کہ ہم لوگ صرف اور صرف "پیڈرو آباد" جا رہے ہیں لیکن چونکہ ہمارے پاس قرطبہ تک ریل کا ٹکٹ تھا۔ اس لئے ہم نے ٹیکسی والے سے انکار کر دیا۔ میڈرڈ سے قرطبہ قریبًا چار گھنٹے کا ریل کا سفر ہے۔ اور میڈرڈ سے ریل چل کر سیدھی قرطبہ ٹھہری۔ ریلوے اسٹیشن سے باہر نکلے تو ٹیکسی والوں نے ہمارے لباس وغیرہ سے اندازہ لگایا کہ ہم لوگ پیڈرو آباد مسجد میں جانے والے ہیں۔

دورانِ سفر ریل میں ہمیں اور کئی احمدی بھائی پیڈرو آباد جانے والے مل گئے۔ قرطبہ کے ریلوے اسٹیشن پر بلند آوازوں سے پیڈرو آباد ماسکیٹا (سپینی کی زبان میں مسجد کو ماسکیٹا کہتے ہیں) کی آواز کان میں پڑی۔ چند منٹ کے لئے تو پاکستانی بس ڈرائیور آنکھوں کے سامنے آگئے۔ اسی طرح وہ سواریوں کا سامان کھینچ کھینچ کر اپنی ٹیکسیوں میں رکھ رہے تھے۔ اتنے میں میڈرڈ والی ٹیکسیاں بھی اپنی سواریاں لے کر قرطبہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچ چکی تھیں۔ مَیں نے ایک ہوٹل میں جگہ ریزرو کروائی ہوئی تھی۔ مَیں اپنے بھائی کی معیت میں ہوٹل پہنچ گیا۔ ہوٹل بہت عالیشان تھا جس میں اکثریت پاکستانی مہمانوں کی تھی۔ اور اس قسم کے کئی ہوٹل احمدیوں کے لئے ریزرو تھے۔

رات آرام سے گزری اُسی ہوٹل میں ہم نے نماز مغرب مولانا عبد المالک خانصاحب کی امامت میں ادا کی صبح سویرے کچھ دوست غرناطہ دیکھنے چلے گئے۔ جبکہ مَیں اور برادرم رشید "قرطبہ ماسکیٹا" دیکھنے چلے گئے۔ یہ مسجد ۹۲۴ ستون پر تعمیر شدہ ہے۔ اس میں بیالیس ہزار نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ وہاں کے لوگوں سے معلوم ہوُا کہ یہ مسجد دُنیا میں سب سے بڑی مسقف مسجد ہے۔ اور بغیر لاؤڈ سپیکر سب نمازیوں کو امام الصّلوٰۃ کی آواز پہنچ سکتی تھی۔ اَب محراب کی جگہ کے آگے تار لگا دی گئی ہے۔ لیکن مسجد کا اندرونی نقشہ اور دیواروں پر نوشتہ اصل حالت میں آج تک موجود ہے۔ البتہ مسجد کے کچھ حصّہ میں گرجا تعمیر شدہ ہے جہاں مقامی عیسائی لوگ کبھی کبھی اپنے عقیدہ کے مطابق عبادت کر سکتے ہیں۔ روزانہ ہزارہا سیّاح

اور مقامی لوگ اس مسجد کی عظمتِ رفتہ کو دیکھتے ہیں۔ چنانچہ ۹/۹/۸۲ کو قرطبہ میں جمع شدہ احمدیوں نے جو سینکڑوں کی تعداد میں تھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں اس مسجد کو اندر سے دیکھا۔ محراب والے حصّہ پر جاکر دُعا کی اور ۱۲ بجے کے قریب واپس آگئے۔

اُسی روز ہم لوگ بھی پیڈرو آباد مسجد میں پہنچے اور ۳ بجے سے لیکر شام سات آٹھ بجے تک مسجد میں رہے۔ وہیں نمازیں ادا کیں۔ اس عرصہ میں سینکڑوں کی تعداد میں سپین کے لوگ مسجد میں آئے۔ اور گھومتے پھرتے ہنستے کھیلتے مسجد میں موجود رہے۔ ۱۰/۹/۸۲ کو میں اپنے ہوٹل سے جب پیڈرو آباد کے لئے روانہ ہُوا تو بازاروں اور اڈے پر ایستادہ بسوں کے اوپر

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

کے خوشنما الفاظ میں لکھے ہوئے بورڈ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ چنانچہ قرطبہ کے احمدی دوست بسوں میں بھر بھر کر پیڈرو آباد مسجد میں پہنچنا شروع ہوگئے۔ پیڈرو آباد کے اڈہ پر جو کہ شہر میں واقع ہے۔ بسوں کو دیکھنے کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں سپینی لوگ موجود تھے۔ میں قریبًا نو بجے مسجد بشارت میں پہنچ گیا۔ جہاں میزوں پر سپینش زبان میں لکھے ہوئے فولڈر موجود تھے۔ جو سپینش لوگ مرد عورتیں اور بچے ۱۰ بجے صبح سے ہی ایک ایک اٹھا کر لے گئے۔ اور بیسیوں لوگوں نے موجود احمدی دوستوں سے آٹو گراف فولڈرز پر لئے۔ کوئی بیس پچیس سکولوں کے لڑکے میرے گرد آکر بیٹھ گئے۔ بہت ہی خوش مزاج بچے تھے۔ اور اپنی زبان میں مجھ سے کچھ پوچھتے تھے جو میں سمجھ نہ سکا۔ البتہ میں ان بچوں کو کلمہ طیبہ زبانی یاد کراتا رہا۔ آدھ گھنٹے تک بار بار کلمہ دہرانے سے اُن کو وہ کلمہ ازبر ہوگیا۔ مسجد کے صحن میں بیٹھ کر بہت خوشی سے وہ کلمہ طیبہ دہراتے رہے کہ اتنے میں مکرم و محترم سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عالمی عدالت کے ارشاد پر ایک سپینش دوست سے سپینش زبان میں کلمہ طیبہ کا ترجمہ سنایا گیا۔ سمجھایا گیا۔ اور پڑھایا گیا جس سے وہ طالب علم بہت خوش نظر آتے تھے۔ قریبًا آٹھ بجے میں پیڈرو آباد کے شہر میں جو مسجد سے قریبًا ایک فرلانگ کے فاصلہ پر ہے گیا تو اُن بچوں نے باآواز بلند کلمہ پڑھ کر ہمیں اپنی طرف متوجہ کیا۔ اس کے بعد ڈیڑھ بجے نماز جمعہ شروع ہوئی۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی اور قریبًا سوا دو بجے نماز ختم ہوئی۔ ہم لوگ جلسہ کی تیاری کرکے صفوں میں بیٹھ گئے۔ اعلان ہُوا کہ جب مقامی سپینش مہمان آنا شروع ہوجاویں تو صفیں اور کرسیاں خالی کردی جاویں تاکہ مہمان آرام سے بیٹھ سکیں۔ میں اعلان سے پہلے ہی پہلی صف میں بیٹھا ہُوا تھا۔ کہ پیڈرو آباد کے لوگ آنے شروع ہوگئے۔ لوگوں میں فیملی سسٹم نظر آتا تھا۔ جو کہ یورپ میں عمومًا بالکل نظر نہیں آتا۔ یہ لوگ صاف ستھرے لباس اور عورتیں ڈھکے ہوئے لباسوں میں ملبوس تھے۔ ویسے یورپ میں عورت کا لباس کوئی قابلِ ستائش نہیں ہے۔ لیکن یہ مہمان مرد عورتیں بہت مناسب لباس میں تھے۔ اور بچّوں نے ہاتھوں میں غبارے پکڑے ہوئے تھے جن پر LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE چھپا ہُوا تھا۔

میں نے دیکھا کہ یہ لوگ خاندانی گروپوں میں نہایت صاف ستھرے خوشنما لباسوں میں ملبوس اور ہاتھوں میں صبح

والے فولڈر لئے ہوئے جوق در جوق ہزاروں کی تعداد میں مسجد کے صحن میں بیٹھنا شروع ہوگئے۔ اور مجھے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ صفیں بھی چھوڑنی پڑیں اور کرسیاں بھی۔ حتیٰ کہ صحن کے آخری حصّہ میں کھڑے ہو کر میں نے جلسہ کی کارروائی سُنی۔

مہمان جن میں مَرد عورت لڑکیاں بچے شامل ہوئے تھے۔ ہمارے پاس سے گذرتے تو ہم اُن کے لئے جگہ خالی کر دیتے تو وہ اصرار کرتے تھے کہ آپ بیٹھیں، ہم کھڑے رہیں گے۔ بہت ہی منظم طریقہ سے وہ مہمان آتے بیٹھتے اور تقاریر سُنتے اور رواداری کا انتہائی اچھا نمونہ پیش کرتے رہے۔ ہمارے مقررین میں مکرم ومحترم سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب صدر عالمی عدالت۔ مکرم محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل پرائزر کی جب تقاریر شروع ہوئیں تو وہ لوگ اپنی اپنی کرسیوں پر کھڑے ہوگئے اور مغربی طریقہ کے مطابق انتہائی پُرجوش تالیاں بجائیں۔ تقاریر انگریزی زبان میں تھیں۔ اس کے بعد سپینش زبان میں ترجمہ ہوتا تھا۔ آخری تقریر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تھی۔ جو انگریزی زبان میں تھی جس کا بعد میں سپینش زبان میں ترجمہ ہوا۔ لوگوں نے انتہائی خوش آمدید کہا اور تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ اس کے بعد کسی نے غالباً مولوی کرم الٰہی ظفر صاحب نے سپینش زبان میں اُن کو کچھ کہا تو لوگوں نے تالیاں بجانا بند کر دیں۔ لیکن سپینش زبان میں حضور کو "وی واو وی" (VIVO - VIVO) کہنا شروع کر دیا جس کا مطلب "زندہ باد" ہوتا ہے۔

بہر حال یہ اجلاس قریباً ۳ گھنٹے جاری رہا۔ جس میں پولیس منتظمین مہمان وغیرہ ہر طرح سے خوش نظر آ رہے تھے۔ بعض دفعہ تو مہمانوں کی کثرت سے یہ احساس ہونے لگتا تھا کہ مہمان گھر والے ہیں اور ہم اُن کے میزبان ہیں۔ اس سارے عرصہ میں ٹی۔ وی۔ ریڈیو اور اخبارات کے نمائندوں کے کیمروں کی آنکھیں کھُلی رہیں۔ اور ہزاروں تصاویر لیں۔ جلسے کا آنکھوں دیکھا حال جذب کر کے رات دس گیارہ بجے واپس گئے۔ اور "LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE" کے الفاظ پر جلسہ ختم ہوا۔ اور تالیوں کی گونج میں ہم لوگ اپنے اپنے ہوٹلوں کو روانہ ہوئے۔ میں بھی رات کے بارہ بجے قرطبہ پہنچا جہاں سے دو روز بعد ہالینڈ کے لئے ٹرین میں قرطبہ سے سوار ہوا۔ میرے کمرے میں دو سواریاں ماسکو سے آئی ہوئی تھیں۔ اور دو سپینی لوگ جو جلسہ میں شامل تھے۔ راستہ میں اُن لوگوں سے جو باتیں ہوئیں اُن کا خلاصہ یہ تھا۔

(i) ماسکو والے! "مسجد بشارت ایک تاریخی مسجد جماعت احمدیہ کی ہے۔ ہم لوگوں کو ماسکو میں اطلاع ملی تو دیکھنے کے لئے آئے۔ ان میں ایک صحافی تھا۔ (ii) سپینی مسافروں نے ماسکو والوں سے کہا کہ پہلے ان لوگوں نے سعودی عرب کی وساطت سے مسجد قرطبہ حاصل کرنے کی کوشش کی جو نہ ملی اب احمدیوں نے نئی مسجد تعمیر کی ہے۔ (iii) ماسکو والوں نے کہا کہ مسجد تو اب بنالی ہے نماز کون پڑھے گا۔ جس پر میں نے جواب دیا کہ ہم پاکستانی تو واپس جا رہے۔ نماز آپ پڑھا کریں گے۔ جس پر وہ آپس میں چاروں ہنس پڑے۔ (iv) سپین والوں نے کہا پہلے طارق بن زیاد مع فوج آیا تھا۔ اب یہ لوگ بغیر فوج یہاں آئے ہیں۔

یہ سفر واقعی میرے واسطے ایک تاریخی سفر تھا۔

ارضِ سپین میں صبح نو کا ظہور

ایمان افروز مشاہدات و تاثرات

مکرم نصراللہ خانصاحب ناصر ایم۔اے۔ مربّی سلسلہ احمدیّہ

وہ منظر کتنا رُوح پرور اور وَجد آفرین تھا۔ وہ گھڑیاں کتنی پُر کیف اور باعثِ سکینت تھیں جب صدیوں کی انتظار کے بعد سپین کی سرزمین عباد الرحمٰن کے لئے سجدہ گاہ بنی۔ بے قرار رُوحِ بلالی نے گہوارۂ تثلیث سے اُبھرتے والی صدائے توحید سُنی۔ اور محبوب آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام سے اندلس کی فضاؤں نے خوشبو حاصل کی۔

اسلام کے عظیم سپوت طارق بن زیاد اور بطلِ حریت موسیٰ بن نصیر تمہیں مبارک ہو۔ آج ہسپانیہ کے بخت پھر جاگے ...... آج خلافتِ احمدیّہ کی برکت سے پھر شمعِ محبت روشن ہوئی ...... اے طارق جن گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز نے نافلۂ موعود کے دل میں بے قراری پیدا کی آج اسی کے عظیم الشان جانشین اور اس کے ساتھیوں کے مبارک قدم اس ملک میں پڑے ...... جو پرچمِ توحید کو اَب بلند رکھیں گے۔ اور تیرے شہیدوں کے لہو نے جس مٹی کو رنگینی بخشی اس میں محبت و پیار کے مزید رنگ بھریں گے۔ دَورِ اوّل کے ان تمام جاں نثاروں کو سلام ..... جنہوں نے وطن سے دُور ظلم و استبداد اور وحشت و بربریت کو امن و سلامتی سے بدلنے کے لئے اس دھرتی پر قدم رکھے اور پرچم اسلام کو وحدتِ امم کے لئے بلند کیا۔ وہ بلند سیرت مجاہدین جن کے دلوں میں دُکھی اور مظلوم انسانیت کا جذبہ تھا۔ یہی اس ندائے محبت کا مقصد تھا جو ایک بار پھر پوری شان سے ابناء فارس اور اُن کے خدام نے بلند کی ہے۔ اور پُر اُمید ہیں کہ ؎

مزاجِ دینِ خُدا کی جانب پھر اہلِ اُندلس آرہا ہے

اذانیں تو بہت سُنیں دل کش اور خوش الحان بھی ...... دلوں کو موہ لینے والی۔ لیکن اس سرزمین میں جہاں سے خدائے واحد کا نام مٹا کر اسے تثلیث کا گہوارہ بنایا گیا ۔ اس ظلمت کدہ میں اس دن بلند ہونے والی اَللّٰہُ اَکْبَر کی آواز کتنی شیریں اور رسیلی تھی ۔ اور وہ اُندلس جو ماضی میں عظمتِ اسلام کا آئینہ دار تھا۔ جہاں کے بسنے والے اپنے شاندار ماضی کو بھول چکے تھے۔ اور اپنے اسلاف کی امانتیں قلبِ یورپ میں منتقل کر چکے تھے ...... ہاں جن کی رگوں میں ابھی تک خونِ مسلم حرکت کر رہا ہے۔ اور آج بھی مسلم کو دیکھ کر ان کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوتی ہے .... وہ محبّت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ مگر کون سمجھے

...... اور کیا سمجھائے ...... وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک طویل مضمون بیان کرتے ہیں ۔ اور ان کی زبان سے محبّت کے پھول بکھرتے ہیں ...... خوش خلقی اور ملاطفت سے یوں ملتے کہ گویا مدّتوں کے بچھڑے ہوئے مل رہے ہیں۔

مَیں ماضی کی اُن تلخ یادوں سے پردہ اٹھانا نہیں چاہتا ...... قرطبہ و غرناطہ کیا تھے اور اُن پر کیا بیتی ...... یہ سلاطین اسلام کے پایۂ تخت ہی نہ تھے ۔بلکہ اسلامی تہذیب و تمدّن کے پُرعظمت نشان تھے ۔علوم و فنون کا مرکز ہی نہ تھے بلکہ روشنی کے مینار تھے ۔جہاں سے شرق و غرب کے تمام بلاد و امصار میں فنونِ لطیفہ ۔فلسفہ و سائنس کی روشنی پھیلی ۔مدینۃ الزہراء کے کھنڈرات، الحمراء کے حسین مناظر اور جامع مسجد قرطبہ اور القصر کی حالتِ زار اس عظمت و شان کی یاد دلا کر خون کے آنسو رُلاتی ہے ۔دل بے چین اور جذبات بے قابو ہو جاتے ہیں ۔عہد رفتہ کے یہ نقوش ہمیں سبق دیتے ہیں کہ جب کوئی قوم اپنے مقام کو بھول جاتی ہے تو ان کی عظمت کے وہی نشان ان کے لئے عبرت کا موجب بنتے ہیں ۔

مگر بُستانِ احمدؑ کے خوش نصیب جان نثاروں کی جماعت اپنا پُر امید مستقبل لئے اپنے امام ہمام ایدہ اللہ تعالےٰ کے جلو میں قیام توحید کے لئے دست بدعا تھے ۔وہ کتنے شیریں تھے لمحات جب قرطبہ کے نواح پیدرو آباد سے گونجنے والی " اللّٰہ اکبر " کی آواز نے فضائے اُندلس میں ارتعاش پیدا کیا ...... گرد و نواح سے مرد و زن بچے اور جوان اس اجنبی اور پُرکشش آواز کو سُنتے ہی کھنچتے چلے آئے ۔ان کے لئے تو گویا قومی تہوار تھا ...... خوب سج دھج ۔زرق برق لباس جو ان کے حُسن کو دوبالا کئے تھا ...... چہروں پر مسکراہٹ ...... اور ادھر جان نثاروں کی یہ بے سرو سامان جماعت جو آسمانی افضال و انوار کو موسلا دھار بارش کی مانند برستے دیکھ رہی تھی ...... وہ دن ہمارے لئے عید سے بڑھ کر تھا ۔دُنیا بھر سے جمع ہونے والے ہزاروں فدائی محبت بھرے دلوں سے باہم مل رہے تھے ۔مبارک باد کی صدائیں بلند تھیں ...... اُمّت واحدہ کا نظارہ تھا ۔عربی و عجمی ،شرقی و غربی میں کوئی امتیاز نہ تھا ۔شمع احمدیّت کے پروانے خوشی و مسرت سے پھولے نہ سماتے تھے ۔کہ آج سپین میں پھر سے صبح نو کا ظہور ہُوا ہے ...... عظمتِ عہدِ رفتہ کا امین ...... یہ خطّہ پھر سے اسلامی تہذیب و تمدّن اور حُسنِ معاشرت کا گہوارہ بنے گا ۔سرزمینِ اُندلس میں قدوسیوں کا یہ اجتماع حضرت بانئ سلسلہ احمدیّہ کے ساتھ اس آسمانی وعدہ کو بار بار یاد کر رہا تھا ۔

" اَب وہ دن نزدیک آتے ہیں ۔کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا ...... قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کُند ہوگا ۔جب تک دجالیّت کو پاش پاش نہ کر دے ۔وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ۔مُلکوں میں پھیلے گی " (تبلیغ رسالت جلد ششم)

۱۰ ستمبر تاریخِ عالم میں ہمیشہ یادگار رہے گا کہ جب سپین میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے ربّ کریم کے حضور دعاؤں کا ایسا عجیب منظر تھا کہ دل بریاں تھے ۔آنکھوں سے آنسو رواں تھے ...... سجدہ گاہیں تر تھیں ...... سسکیاں ہچکیوں میں بدل

گئیں ...... بے قرار دل بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے آستانہ الوہیت پر جُھکے تڑپ تڑپ کر دُعائیں کر رہے تھے.....
اس مبارک دن کی یہ مبارک دُعائیں عرش کو ہلا دینے والی تھیں. بلاشبہ عرش سے ملائکہ کا نزول ہو رہا تھا. اور دلوں پر انہی کا خاص تصرّف نظر آتا تھا ...... اور سپینش باشندے یہ منظر دیکھ دیکھ کر حیرت و استعجاب میں غرق تھے۔

یہ تقریب سعید سیدنا المصلح الموعود اور نافلہ موعود سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد کی روحوں کے لئے باعث تسکین تھی. کہ آج ابناء فارس کا عظیم مظہر ہمارا محبوب امام محبت و پیار کا پیغام لے کر رونق افروز ہوا ہے ۔جس کے لئے ایک عظیم الشان تڑپ حضرت المصلح الموعود کے دل میں موجزن تھی اور عزم محمود کی عملی تعبیر مجاہدین اسلام کو اس سرزمین میں بھیجنے سے ظاہر ہوئی. جس اخلاص اور قربانی کا مطالبہ آپ نے کیا تھا جناب مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر نے پُورا کر دکھایا. اور بے سروسامانی کے عالم میں پرچم اسلام کو بلند رکھا. اور نامساعد حالات میں بھی اسلامی تعلیمات کی روشنی پھیلاتے رہے...... مگر اس دن ایک عظیم خلا بھی محسوس کیا جا رہا تھا ـــ وہ سفیر محبت ـــ پیکر شفقت ـــ پیار سے اپنی طرف کھینچنے والا وجود نافلہ موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ موجود نہ تھے. نگاہیں اس وجود کی تلاش میں تھیں جس نے ۱۹۷۰ء اور ۱۹۸۰ء میں سفر سپین کے شب و روز دعاؤں میں تڑپ تڑپ کر گزارے ...... وہ غرناطہ کی راتیں جو آنکھوں میں کٹیں...... ارض سپین کا چپہ چپہ جو لا الٰہ الا اللہ درود شریف اور دُعاؤں سے معمور ہوا تھا...... وہ آج آپ کی قدم بوسی کے لئے تیار تھا ـــ سپین کے بچے اور خواتین اس مبارک وجود اور آپ کی ساتھی مقدس خاتون حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو دیکھنے کے لئے ترس رہے تھے. مگر سب سے پیارا ہمارا رب کریم ہے جس کے بلاوے پر انہوں نے لبیک کہا ـــ اور جس نے اس روز کی محفل میں ایک اور سراپا محبت و رحمت وجود رونق افروز کیا۔

خطبہ و نماز جمعہ اور پُر رونق پریس کانفرنس کے بعد افتتاحی منظر تھا. جس میں شمع احمدیت کے پروانوں کے ساتھ ساتھ ہزاروں سپینش باشندے اپنے روایتی قومی لباس میں شاداں و فرحاں تھے. پیدرو آباد کے گھر خالی تھے....... دانشور، صحافی. ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نمائندے دیگر شہروں سے کھنچے چلے آئے. حضرت اقدس کے صحابی جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب سابق صدر عالمی عدالت انصاف اور مایۂ ناز فرزند احمدیت مشہور سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کے قیمتی خطاب کے بعد ہمارے محبوب امام ہمام کا افتتاحی خطاب ہوا. اور مقامی لوگ اپنی زبان میں اسی خطاب کا ترجمہ پڑھ رہے تھے. جو عین اس موقعہ پر مختلف ممالک کے مبلغین سلسلہ اور دیگر رضا کاروں نے ہر ہاتھ میں پہنچایا تھا. اور جس کے تقسیم کرنے کی مجھے بھی سعادت نصیب ہوئی.
وہ دل کش خطاب کچھ یوں تھا :-

"دُنیا کی آخری اُمید گاہ اسلام ہے. اہلِ سپین کی فتح محبت، پیار اور خدمت کے ہتھیاروں سے ہوگی....
ہم اہلِ سپین کے لئے خدائے واحد و یگانہ اور بنی نوع انسان کی محبت کے سوا اور کوئی پیغام نہیں لائے....
اس گھر کے دروازے ہر اس شخص کے لئے کھلے ہوں گے جو خدائے واحد و یگانہ کو برتر مان کر اس کے حضور

جھکے۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ وہ اس مسجد کو تمام سپین یورپ بلکہ تمام دُنیا کے لئے رحمت وتسکین اور امن و سلامتی کا ذریعہ بنائے۔"

حضور انور کا یہ خطاب نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ جو نہایت توجہ اور انہماک سے سُنا گیا۔ مقامی زبان میں ترجمہ سُن کر ہر چہرہ پر اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔

اس تقریب سعید کے موقعہ پر وہ منظر بھی بڑا رُوح پرور تھا جب تحائف کے تبادلہ کے وقت پیدروآباد ربوہ دوستی زندہ باد اور اللہ اکبر کے فلک شگاف نعرے بلند ہوئے ــــ اس دوستی اور پیار کے عہد پر ہر آنکھ پُرنم تھی۔ اور پھر وہ منظر کتنا دلچسپ تھا جب ننھے مُنے بچے بچیاں احمدی دوستوں سے گھُل مل کر اشاروں کنایوں میں باتیں کرتے۔ ہمیں یوں احساس ہوتا ہے کہ ہمارے گمشدہ بچے دوبارہ مل گئے ہیں ــ وہ ہمارے کام میں بھی تعاون کی پیشکش کرتے۔ یہاں تک کہ دس بارہ بچوں نے میرے پاس فولڈرز کا زیادہ بوجھ دیکھ کر میرے ساتھ تعاون کیا اور تقسیم کرنے کی ڈیوٹی سرانجام دی۔

ان تاریخی لمحات کے موقعہ پر میری آنکھوں نے ہر کہیں محبّت و پیار کا مشاہدہ کیا۔ شرقی وغربی، اسود و احمر سبھی کو جذباتِ محبت میں گلے ملتے دیکھا۔ اور پیار ومحبت سے آنسو چھلکتے دیکھے ـــ مبارک مبارک اور لا اِلٰہَ اِلاّ اللّٰہ ۔ اور درود شریف کی آوازیں سنائی دیتیں۔ ـــــ سرزمین اُندلس نے یہ نظارہ یہ ایمان افروز منظر صدیوں کے بعد دیکھا۔

اسلامی عظمت وشان کے امین قرطبہ وغرناطہ ہی نہیں بلکہ اس سرزمین کا ذرہ ذرہ ہمیں پیارا نظر آتا ـــ قرطبہ کی جامع مسجد القصر۔ مدینۃ الزہرا اور غرناطہ کے الحمراء کے مناظر اور دیگر نوادرات جو دَورِ اوّل کی منظر ہیں۔ ہمارے لئے سبق آموز ہیں، اس مٹی میں شہیدوں کا لہو ہے۔ اس دھرتی میں علوم ومعارف اور روحانیت کے آفتاب و مہتاب چھپے ہیں ـــ وہ یہاں ابدی نیند سو رہے ہیں مگر صد حیف کہ ہمیں ان کی خوابگاہوں کا پتہ دینے والا ایک بھی باقی نہیں۔ کوئی راہگذر نہیں جو بتائے کہ یہاں ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرو۔

ارضِ ہسپانیہ سے وابستہ یہ تمام یادیں ہمارے لئے ایک نئی تڑپ اور عزم کو جنم دینے کا موجب ہیں۔ اور شاندار ماضی کی آئینہ دار۔ یہاں کا چپّہ چپّہ ہمارے اسلاف کا ورثہ ہے۔ خلافت احمدیہ کے پروانوں کی قربان گاہ ہے ـــ احمدیت کی ملکیت ہے اور ہم نے اعلیٰ اخلاق وکردار، نرمی ومحبت کے عظیم ہتھیاروں سے اس کا وارث بننا ہے ..... اور صرف یہاں ہی نہیں بلکہ یورپ کے مرغزاروں افریقہ کے صحراؤں، ایشیا کے بلند وبالا کوہساروں اور جزائر میں بسنے والوں کو توحید کے شیریں چشمہ سے سیراب کرنا ہے۔ انشاء اللہ العزیز ـــ ہم سیّدنا حضرت المصلح الموعود کا یہ عزم ہمیشہ یاد رکھیں گے :۔

"کیا سپین میں سے نکل جانے کی وجہ سے ہم اُسے بھُول گئے ہیں۔ ہم یقیناً اُسے نہیں بھولے۔ ہم یقیناً ایک دفعہ پھر سپین کو لیں گے..... ہماری تلواریں جس مقام پر جاکر کُند ہوگئیں وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ ہوگا اور اسلام کے خوبصورت اصول کو پیش کرکے ہم اپنے ...... بھائیوں کو خود اپنا جز بنالیں گے۔"

(الفضل ۶ راپریل ۱۹۴۶ء)

١٠ ستمبر ١٩٨٢ء

(مکرم و محترم چوہدری خورشید احمد صاحب باجوہ اوکاڑہ)

اِک فضائے رنگ و بُو ہر سمت سے چھائی ہوئی
گلشنِ احمد پہ ہے طُرفہ بہار آئی ہوئی

چہروں پر فرطِ مسرت سے ہے رنگ آیا ہوا　　اور ہر اک احمدی پھرتا ہے اترایا ہوا
نکہتیں رقصاں فضا میں اور ہوا ہے مشکبو　　شادیانے بجتے ہیں خانہ بخانہ کُو بکُو
نُور میں بھیگی ہوئی صبحِ مسرت آگئی　　شور اُٹھا اسپین میں بھی احمدیت آگئی
مرکزِ تثلیث میں توحید کی گونجی صدا　　اور ملائک کہہ اُٹھے صلّ علیٰ۔ صلّ علیٰ
چاک ہو جائے گی پھر سے ظلمتِ شب کی ردا　　جب لوائے احمدیت اس جگہ لہرائے گا
ہو گا ہر سینے میں پیدا پھر سے ذوقِ آرزو　　جب اُٹھے گا ہر طرف سے نعرۂ اللہ ہو
خاکیوں کو نوریوں کے پھر سلام آئیں گے اَب　　عرش سے مہر و محبت کے پیام آئیں گے اَب
مَرحبا صد مرحبا ہسپانیہ کی سرزمین　　بن گئی ہے آج پھر نُورِ محمدؐ کی امیں
طاہرِ عالی نسب ہے اپنا روحانی طبیب　　اُس کے ہاتھوں ہوگی اب اسپین میں کسرِ صلیب
ہے امام اپنا وہی جو فاتحِ اسپین ہے　　طارقِ ثانی ہے وہ یہ سب خدا کی دین ہے
مہدیٔ دوراں سے ربِّ ذوالمنن کا عہد تھا　　"مَیں تیری تبلیغ کو چاروں طرف پھیلاؤں گا"
اپنے فضلوں سے کیا وہ عہد پھر اُس نے وفا　　نُورِ احمد سے منوّر پھر ہے اُندلس کی فضا

ہم پہ واجب ہے کہ اس کی حمد کے سب گیت گائیں
اور ہر انسان کو توحید کے نغمے سُنائیں

جماعت احمدیّہ کے امام کے ذریعہ

پیدرو آباد میں ایک عربی طرز کی مسجد کا افتتاح عمل میں آگیا

مکرم و محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیّہ حضور پُرنُور کے حالیہ دَورہ میں آپ کے ساتھ تھے انہوں نے اخباروں کے یہ تراشے ہمیں بھجوائے ہیں جو پہلی بار انصار اللہ میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

سپین کے کثیرالاشاعت اخبار "DEARO 16" کی گیارہ ستمبر ۱۹۸۲ء اشاعت میں صفحہ ۲۵ پر یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ یہ اخبار ایک سے زیادہ مقامات سے چھپتا ہے۔ قرطبہ سے اُن کے نمائندہ ALDEBAXAN کے قلم سے۔

شام کے پانچ بجے قرطبہ سے تیس کلومیٹر کے فاصلے پر پیدرو آباد میں جماعت احمدیّہ کے خلیفہ اور امام نے ایک عربی طرز کی مسجد کا افتتاح فرمایا ہے۔

عصر کی نماز کے بعد حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے پریس کانفرنس میں اس بات کا اعلان فرمایا کہ پیدرو آباد کو مسجد کے لئے اس لئے چنا گیا ہے کہ یہاں کے لوگوں سے خوش دلی ظاہر ہوتی ہے اور جماعت احمدیہ جو محبت کا تصور اپنے مذہبی اعتقادات میں رکھتی ہے یہ لوگ اسی وجہ سے اس کے زیادہ قریب ہیں۔

مسجد ۶×۱۲ میٹر کی عمارت ہے اور اس پر اور اس کے ساتھ کی تمام عمارت پر ۲۵ ملین پسیتہ خرچ ہوا ہے۔ اس موقع پر عظیم عالمی شخصیات بھی موجود تھیں۔ جیسے سابق صدر یو۔ این۔ او جو ہیگ ہالینڈ میں عالمی عدالت انصاف کے جج بھی رہ چکے ہیں جن کا نام ظفر اللہ خاں صاحب ہے۔

25

Por el jefe de la comunidad Ahmadia

Inaugurada una mezquita árabe en Pedro Abad

Córdoba: ALDEBARAN, corresponsal

Esta tarde a las cinco en Pedro Abad, localidad distante unos treinta kilómetros de Córdoba, ha tenido lugar la inauguración por el jefe supremo de la comunidad Ahmadia en España, de una mezquita árabe en dicha localidad.

Después del rezo de la oración de la tarde, el jefe supremo, *Hazrat Mirza Tahair Ahmad*, ha declarado en rueda de prensa que la elección de Pedro Abad se debe a que «*las gentes de esta tierra han mostrado tener un corazón generoso, que se acerca a la idea que tenemos del amor en la comunidad Ahmadia*».

La mezquita tiene doce por seis metros cuadrados de dimensiones con un coste de unos veinticinco millones de pesetas, y han estado presentes personalidades tales como el ex presidente de Naciones Unidas y del Tribunal Supremo de La Haya, *Zasrullah Khan*.

قرطبہ سے تئیس کلومیٹر کے فاصلہ پر

کل پیدرو آباد میں مسجد کا افتتاح ہو گیا ہے

۱۴۹۲ء کے بعد سپین میں تعمیر ہونے والی یہ پہلی اسلامی عبادت گاہ ہے

کثیر الاشاعت قومی اخبار A.B.C. جو بارسلونہ، اشبیلیہ اور میڈرڈ سے بیک وقت روزانہ چھپتا ہے۔ اشبیلیہ ایڈیشن ۱۱ ستمبر ۱۹۸۲ء کی اشاعت میں صفحہ ۱۳ پر اپنے نمائندہ RAFEEL LAPEZO کی وساطت سے یہ خبر دی :-

کل بروز جمعہ - جمعہ کی نماز کے ساتھ پیدرو آباد کی مسجد بشارت کا افتتاح عمل میں آگیا ہے۔ یہ مسجد مسلم جماعت احمدیہ نے ضلع کے صدر مقام سے تینتیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ضلع قرطبہ کے قصبہ پیدرو آباد میں بنائی ہے۔ افتتاح حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا۔ جو اس جماعت کے امام اور خلیفہ ہیں۔ افتتاح کے موقعہ پر مختلف ممالک کے نمائندے بھی موجود تھے۔ غرناطہ سے کیتھولک بادشاہوں کے ذریعہ سے عربوں کے نکالے جانے کے بعد اس قسم کی یہ پہلی تعمیر عمل میں آئی ہے۔

اس مسجد کا سنگ اُس وقت کے جماعت کے خلیفہ اور امام نے اکتوبر ۱۹۸۰ء میں رکھا تھا۔ جو تھوڑا عرصہ ہُوا وفات پا چکے ہیں۔ اس مسجد کے آرکیٹکٹ JOSI LUIS LOPEZ Y LOPEZ

ہیں DF MEGO

ANDALUCIA

A 30 kilómetros de Córdoba

AYER SE INAUGURO LA MEZQUITA DE PEDRO ABAD

- Se trata del primer templo islámico construido en España desde 1492

Ayer viernes, y precisamente con la oración del viernes, quedó inaugurada la mezquita Basharat que la comunidad Ahmadia del Islam ha construido en la localidad cordobesa de Pedro Abad, a unos 33 kilómetros de la capital. Por la tarde, con asistencia del jefe supremo de la comunidad, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, y representantes de diversos países, tuvo lugar la ceremonia de inauguración de la mezquita, que es la primera que se construye en España desde la expulsión por los Reyes Católicos del último reducto árabe de Granada.

La primera piedra fue colocada en octubre de 1980 por el entonces jefe supremo de la comunidad, recientemente fallecido. La dirección ha estado a cargo del arquitecto José Luis López y López de Rego. Es un estilo sobrio, cuyo conjunto arquitectónico se distingue desde la carretera nacional IV, a cuya orilla se encuentra. Destaca especialmente por sus dos minaretes que a uno y a otro lado coronan el recinto.

VEINTICINCO MILLONES. — La mezquita en sí ocupa una superficie de doce por seis metros, completando la edificación otras construcciones auxiliares En las obras se han invertido cerca de veinticinco millones de pesetas de aportaciones de miembros de la comunidad Ahmadía, que tiene una militancia aproximada de diez millones de fieles en todo el mundo, y de forma especial en Indonesia, Pakistán y Nigeria.

Para los miembros de la comunidad Ahmadía, «el mesías prometido de nuestro tiempo» fue su fundador, Hazrat Ahmad Dkadian, que fundó la comunidad en la India en 1889.

Rafael LOPEZ

یہ شاہکار قومی شاہراہ نمبر IV کے کنارے پر تعمیر ہُوا ہے۔ یہ اپنے دو میناروں کی وجہ سے توجہ کا مرکز بھی بنتا ہے۔ جو کہ دونوں طرف سے اس کو رونق بخش رہے ہیں۔

پچیس ۲۵ ملین کی رقم

مسجد ۱۲×۶ میٹر جگہ پر بنائی گئی ہے۔ اس کے ساتھ اور بھی عمارات بنائی گئی ہیں۔ اور اس پر جماعت احمدیّہ کے پچیس ۲۵ ملین پسیتہ خرچ آئے ہیں۔ اس جماعت کے ایک کروڑ پیروکار ہیں۔ جو تمام دُنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ خاص طور پر ہندوستان۔ پاکستان اور نائیجیریا میں یہ بکثرت موجود ہیں۔

جماعت احمدیّہ کے لئے اُن کے بانی حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان ہمارے زمانہ کے مسیح موعود ہیں جنہوں نے ۱۸۸۹ء میں اس جماعت کی بنیاد ڈالی تھی۔

حضور پُرنور نے مسجد بشارت کے افتتاح کے موقعہ پر خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"حقیقت یہ ہے کہ ایک مسجد سے کچھ نہیں بنے گا۔ بستی بستی مسجد بنانے کی ضرورت ہے۔ قریہ قریہ اذانیں دینے کی ضرورت ہے۔ خدا کا نام بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ اتنا شرک پھیلا ہوا ہے۔ اتنی تباہی مچی ہوئی ہے۔ کفر سے کہ انسان محوِ حیرت ہو جاتا ہے کہ آج کل کا باشعور انسان اتنا ہی گراوٹ میں ملوّث ہو سکتا ہے۔"

(الفضل ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

ایک مذاکرہ علمیہ

بشاراتِ محمدیہ ﷺ

مکرم و محترم جناب شیخ عبدالقادر صاحب ۔ لاہور

جناب پال ارنسٹ " کلامِ حق" کے خصوصی مقالہ نگار ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کی بشارات کے بارہ میں ایک عرصہ سے خامہ فرسائی کر رہے ہیں۔ ان کے نزدیک تورات میں رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلّم کے لئے کوئی پیشگوئی نہیں ہے۔ جناب پال ارنسٹ کی ایک ایک دلیل کو ہم توڑ چکے ہیں۔ اب ہمارے جواب میں انہوں نے سلسلۂ مضمون شروع کیا ہے۔ عنوان ہے۔

"وادیٔ فاران اور جلوۂ فاران کا جواب"

(کلامِ حق کا شمارہ ۔ جون ۔ جولائی ۔ اگست ۱۹۸۲ء ملاحظہ ہو)

داستان طویل ہے ۔ صرف اشارات پر اکتفا کر رہا ہوں۔ ہمارے دلائل، پال صاحب کی بحث کا خلاصہ اور اس کا جواب درج ذیل ہے۔

"علامہ پال ارنسٹ" کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی وصیّت میں کوئی پیشگوئی نہیں ہے۔ "خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔" (استثنا ۳۳/۲)

اس میں سارے ماضی کے صیغے ہیں۔ سینا اور شعیر کی تجلّی کا تعلق زمانہ گذشتہ سے ہے۔ فاران کا تعلّق زمانہ آئندہ سے کیسے ہو سکتا ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ تورات میں عبرانی متن مخدوش ہے GOOD NEWS بائیبل ۱۹۷۶ء کے حاشیہ میں ہے HEBREW UNCLEAR کہ عبرانی الفاظ غیر واضح ہیں۔ جیسا کہ آگے یہ واضح کر دیا جائے گا متبادل متن یہ ہے۔ وہ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آتا ہے۔ گویا ماضی نہیں مضارع ہے۔

یہودیوں کی شائع کردہ تورات پر نوٹ ہے۔

HEB MIMINO ESHDATH OBSCURE,

عبرانی الفاظ " میمنو اشداتھ " غیر واضح اور مبہم ہیں۔

مسوراسی علماء نے جب تورات پر اعراب لگائے۔ تو انہوں نے مزید ابہام ڈال دیا۔ دس ہزار واحد ہے۔ حرف "ب" پر

ایک نقطہ لگا کر اسے جمع بنا دیا۔ اور "دسوں ہزار" کر دیا۔

دُنیائے عیسائیت کے عظیم عالم آر۔ ایچ۔ چارلس نے "دی اپو کرفا آف اولڈ ٹسٹامنٹ" میں صحیفہ حنوک کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ اس صحیفہ میں تورات کی پیشگوئی حنوک پیغمبر سے منسوب ہے بایں الفاظ :۔

AND BEHOLD! HE COMETH WITH TEN THOUSANDS OF HIS HOLYONES, TO EXECUTE JUDJEMENT UPON ALL, AND TO DESTROY ALL THE UNGODLY: 1:9

تورات میں ہے کہ کلیم اللہ نے وفات سے پہلے برکت دی۔ اور دس ہزار قدسیوں کا ذکر کیا۔ صحیفہ حنوک میں ہے کہ حنوک پیغمبر نے مندرجہ بالا الفاظ سے برکت دی۔

آر۔ ایچ۔ چارلس نے صحیفہ حنوک کے اس حوالے پر مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہے :۔

"صحیفہ حنوک میں استثنا ۳۳/۲ کے مسوراہی متن کی صدائے بازگشت ہے۔ فرق یہ ہے کہ مروجہ متن تورات میں ہے۔ وہ قدسیوں کے ساتھ آیا۔ اور صحیفہ حنوک نے تورات کا ایسا متن درج کیا ہے جس میں عبرانی لفظ "اُتا" وارد ہوا۔ یعنی "وہ آتا ہے"۔ جبکہ دوسرے متنوں میں "اتہ" ہے یعنی "وہ آیا" صحیفہ حنوک کے مرتب نے اصل متن اُتا کی تصدیق کی۔ اور اتہ کو درست نہیں سمجھا۔"

(THE APOCRYPHA OF OLD TESTAMENT P.172)

اس حوالے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ تورات کے متن میں اختلاف ہے۔ "قدسیوں کے ساتھ آتا ہے"۔ متن بھی بہت پرانا ہے اور صحیفہ حنوک کا مصدّقہ ہے۔

ساتویں صدی قبل مسیح میں حیقوق پیغمبر ہوئے ہیں۔ آپ نے بھی تورات کی اس بشارت کو دُہرایا۔ آپ کے سامنے جو تورات تھی۔ اس میں تجلّی فاران کا ذکر بطور پیشگوئی ہے۔ کوئی قصہ ماضی نہیں۔ حیقوق کے صحیفہ میں ہے :۔

"خداوند جنوب سے اور وہ جو قدّوس ہے کوہِ فاران سے آتا ہے۔" (۳/۳)

عجیب بات یہ ہے کہ نئے عہد نامہ میں صحیفہ حنوک کے حوالے سے یہی پیشگوئی درج ہے :۔

THE LORD WILL COME WITH MANY THOUSANDS OF HIS HOLY ANGLELS.

یہ نیو انگلش بائیبل کا اقتباس ہے۔ گویا بروئے انجیل یہ ایک پیشگوئی ہے اور یہ بھی ہے کہ یہ پیشگوئی آدم کی ساتویں پشت میں برپا ہونے والے حنوک پیغمبر کے وقت سے چلی آتی ہے۔"

(خط یہودا ۱/۱۴)

ان شواہد سے ظاہر ہے۔ کہ دس ہزار کے ذکر میں ایک عظیم الشان بشارت ہے۔ یہودیوں کی تحریف نے اسے قصۂ ماضی بنادیا۔ انبیاء بنی اسرائیل اور صلحاءِ یہود نے بتایا کہ یہ ماضی کا واقعہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک پیشگوئی ہے جو نسلِ آدم میں بڑے تواتر سے چلی آتی ہے۔

(۲)

دوسرا اعتراض یہ ہے۔ کہ "دس ہزار" ترجمہ عبرانی کی رُو سے سراسر غلط ہے۔ اور "لاکھوں" ہونا چاہیئے۔ اس کے جواب میں ہم نے گڈ نیوز بائیبل (GOOD NEWS BIBLE) کو بطور شہادت پیش کیا۔

گڈ نیوز بائیبل دُنیا کی ننانوے بائیبل سوسائیٹیوں کا مصدّقہ ترجمہ ہے جو کہ ۱۹۷۶ء میں اشاعت پذیر ہوا۔ پاکستان بائیبل سوسائٹی انارکلی لاہور بھی اس فہرست میں شامل ہے۔ گڈ نیوز بائیبل میں بشارت تورات کا ترجمہ ان الفاظ سے

AND SHONE ON HIS PEOPLE FROM MOUNT PARAN.
TEN THOUSAND ANGELS WERE WITH HIM, A FLAMING
FIRE AT HIS RIGHT HAND.

"اور خداوند کوہ فاران سے اپنے لوگوں پر جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار فرشتے اس کے ساتھ تھے۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ایک شعلۂ نور تھا"

حاشیہ میں ہے :-

PROBABLE TEXT TEN THOUSAND ----- RIGHT HAND;
HEBREW UNCLEAR.

دس ہزار سے داہنے ہاتھ تک کا عبرانی متن غیر واضح ہے زیادہ درست متن "دس ہزار" ہے۔

اَب آیئے ایک نظر متن پر ڈالتے ہیں۔

متن کے غیر واضح ہونے کا ثبوت یہ ہے۔ کہ "دس ہزار" کے لئے عبرانی متن میں "ر ب ب ت" ہے۔ یہ ۳۳ باب کی دوسری آیت ہے۔ اس میں جمع کے لئے "واؤ" نہیں ہے متن کو مشتبہ کرنے کے لئے علماء نے ر ب ب ت کی دوسری "بے" پر ایک علامت لگا دی۔ کہ یہاں واؤ بھی پڑھو۔ عجیب بات یہ ہے کہ آیت ۱۷ میں "ر ب ب و ت" ہے گویا واؤ موجود ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ آیت ۲ میں ر ب ب ت جمع نہیں بلکہ واحد ہے۔

یہ علامت واؤ مسوراہی علماء نے عہدِ وسطیٰ میں لگائی۔ یہ متن کا حصّہ نہیں ہے۔

دوسرا اشتباہ صیغہ میں ہے۔ بشارت کے الفاظ صحیفہ حنوک میں دہرائے گئے۔ وہاں مضارع کا صیغہ ہے۔ انجیل میں دہرائے گئے وہاں بھی مضارع ہے۔ (یہودا $\frac{1}{14}$)

عیسائی دنیا کے عظیم عالم آر۔ ایچ۔ چارلس نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ تورات کے متن میں ـــــ ایک متبادل قرأت اُتا موجود تھی۔ موجودہ متن میں اتہ ہے۔ اس کے معنے ہیں۔ "آیا"۔ صحیفہ حنوک نے اُتا کو صحیح سمجھا۔ اسے نقل کیا ہے۔ اس کے معنے ہیں۔ "آتا ہے"

ظاہر ہے جیسا کہ گڈ نیوز بائیبل کے حاشیہ پر ہے۔ متن غیر واضح ہے۔ "دس ہزار" کو "دس ہزاروں" بنا دیا۔ "آتا ہے" کو "آیا" کر دیا۔ ایک غلطی گڈ نیوز بائیبل کے علماء نے نکال دی۔ دوسری غلطی کی نشاندہی آر۔ ایچ۔ چارلس نے کر دی۔

اَب پال ارنسٹ کا تبصرہ ملاحظہ ہو:۔

"صرف ۱۹۷۶ء والے گڈ نیوز ترجمے میں "دس ہزار فرشتے" ترجمہ کیا گیا۔ اور اس کے حاشیہ میں یہ نوٹ لکھا ہے۔ کہ یہ قیاسی متن کا ترجمہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اصل عبرانی متن کا ترجمہ لاکھوں کروڑوں ہی ٹھیک ہے۔"

تبصرہ کے یہ الفاظ قارئین کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہیں۔

گڈ نیوز بائیبل کے حاشیہ میں "دس ہزار" کے لئے PROBABLE TEXT کے الفاظ ہیں۔ اس کے معنے اصل سے زیادہ قریب ہیں۔ زیادہ درست متن کے ہیں۔ علامہ صاحب جان بوجھ کر "کلام حق" کے قارئین کو "کلام ناحق" سنا رہے ہیں۔ اصل حقیقت سے خود بھی دور ہیں۔ لوگوں کو بھی دور لے جا رہے ہیں۔

(۳)

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اُردو بائیبل کے علماء نے "دس ہزار ترجمہ" کیوں کیا۔ پال ارنسٹ کہتے ہیں۔ یہ ترجمہ کی مجبوری تھی۔ مراد اس سے "دس ہزار" نہیں بلکہ "ہزارہا" ہے۔

ان کو مجبوراً ایسا کرنا پڑا .... دس ہزار دراصل ہزارہا کے معنوں میں ہے۔

یہ سفید جھوٹ ہے۔ ۱۸۷۰ء میں مرزا پور میں مطبوعہ اردو بائیبل ملاحظہ ہو۔ استثنا ۳۳/۲ میں "دس ہزار" واحد ہے۔ آگے چل کر ۳۳/۱۷ میں "دسوں ہزار" جمع ہے۔ اُردو مترجمین کے نزدیک "رب ب تھ" اور "رب ب وتھ" واحد اور جمع ہیں۔ تورات کے ایک ہی ورق پر یہ لفظ پہلے واحد اور پھر جمع کی صورت میں آیا۔

اردو بائیبل ۱۸۷۰ء کا ترجمہ ہے:۔

"فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا۔"

آگے چل کر آیت ۱۷ کا ترجمہ یہ ہے:۔

"ـــ وے افرائیم کے دسوں ہزار ہیں۔"

صاف ظاہر ہے۔ ترجمہ کی کوئی مجبوری نہیں تھی۔ دونوں لفظ موجود ہیں۔ واحد اور جمع۔ پہلے فقرہ میں واحد ہے۔ آگے چل کر "جمع" ہے۔

فرمائیے۔ جناب پال ارنسٹ کو عبرانی زیادہ آتی ہے یا اُردو بائیبل کے مترجمین اور دُنیا کی ننانوے ۹۹ بائیبل سوسائیٹیوں کو؟ سوچ سمجھ کر

جواب دیجئے

پورے عہدنامہ عتیق کا ترجمہ کرنے والے کیا پال ارنسٹ جتنی عبرانی بھی نہیں جانتے تھے؟ پال ارنسٹ کی عبرانی شناسی کا پندار ٹوٹ چکا ہے۔

(۴)

فاران سے کیا مراد ہے؟ —— اس پر بھی پال ارنسٹ نے تبصرہ کیا ہے۔ وہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ مکّہ کی ایک پہاڑی کا نام فاران ہے۔ لیکن یہ پہاڑی مراد نہیں ہو سکتی —— کیوں نہیں ہو سکتی۔ اس کا کوئی جواب نہیں —— ہم فاران پر سیر حاصل بحث کر چکے ہیں۔ اب ہم ایک حدیث کے درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے بیہقی میں یہ روایت ہے کہ انہوں نے کہا۔ کہ تورات کے آخری حصّہ کے ایک جملہ کا عربی ترجمہ یوں ہے۔

خدا آیا یا جلوہ گر ہُوا۔ طور سینا سے۔ اور نمودار ہُوا ساعیر سے اور خود کو ظاہر کیا۔ جبالِ فاران سے۔

اور فاران ایک عبرانی نام ہے۔ .... اس سے مراد جبال بنی ہاشم ہیں۔ جن میں سے ایک پہاڑ میں رسُول خدا صلے اللہ علیہ وسلّم عبادت و ریاضت کے لئے تشریف لے جاتے۔ اور وہیں وحی کی ابتدا ہوئی۔ پس فاران سے مراد مکّہ کے تین پہاڑ ہیں۔ ایک کا نام ابو قبیس۔ دوسرا قعیقعان اور تیسرا حرا —— حرا گویا مشرقی فاران ہے اور قعیقعان سے بطنِ وادی کی جانب ملا ہوا ہے اور اس کو شعب بن ہاشم کہتے ہیں۔ اور اسی جگہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلّم کی ولادت ہوئی۔

(بحوالہ نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار تصنیف الشیخ سیّد مومن بن حسن مومن الشبلنجی صـــ۲۳)۔

اس حوالے سے ظاہر ہے کہ جبال مکّہ، جبالِ فاران ہیں۔ یہ ان کا ایک قدیمی نام ہے۔

(۵)

اَب ہم اس طرف آتے ہیں کہ انبیائے بنی اسرائیل نے تورات کے الفاظ سے کیا سمجھا؟

بشارتِ تورات کو انبیائے بنی اسرائیل برابر دہراتے رہے
حضرت سلیمانؑ کے غزل الغزلات ملاحظہ ہوں :۔
"تیرے محبوب کو دوسروں پر کیا فضیلت ہے۔ کہ تو ہمیں اس طرح قسم دیتی ہے"۔
جواب ملاحظہ ہو :۔
"میرا محبوب سُرخ و سفید ہے۔ وہ دس ہزار میں افضل ہے"۔
اس غزل کے آخر میں ہے :۔
"— اور وہ سراپا عشق انگیز (مَحَمدیم) ہے۔ — اے یروشلم کی بیٹیو
میرا محبوب ایسا ہے۔ میرا پیارا ایسا ہے"۔
(غزل الغزلات $\frac{5}{9-16}$ کیتھولک بائیبل ۱۹۵۸ء)

غزل کے شروع میں ہے :۔
"جیسی تیرے لطیف عطروں کی خوشبو۔ سو تیرا نام ہے"۔ ($\frac{1}{3}$)
آگے استعارہ کے رنگ میں فرستادہ حق کی اُمت بول رہی ہے۔
"اے یروشلم کی بیٹیو ! مَیں سیاہ فام پر جمیلہ ہوں۔ قیدار کے خیموں کی مثل۔ اور سلمہ کے
پردوں کی مانند"۔ ($\frac{1}{5}$ کیتھولک بائیبل ۱۹۵۸ء)
قیدار حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے بیٹے کا نام ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم بنو قیدار سے تھے — یہاں
سلمہ کا لفظ غیر واضح ہے۔ بعض نے سمجھا "سلیمان کا محل" مراد ہے۔ سلم کے معنے سلامتی۔ سلمہ سلامتی والا۔ مراد یہ ہے
کہ اُمّتِ قیدار سلامتی کے گھر اور اس پر ڈلے گئے پردوں سے وابستہ ہے۔
غزل سے ظاہر ہے کہ محبوب سلیمان کا نام عطر میں بسا ہوا ہے۔ اس کی اُمت دارالسلام اور بنو قیدار سے متعلق ہے
وہ مُحمدیم ہے۔ یعنی سراپا محمد۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم بنو قیدار سے تھے۔ کعبۃ اللہ سے وابستہ اُمّت کے آپ محبوب و
مقصود تھے۔

اردو بائیبل ۱۸۷۰ء مطبوعہ مرزا پور میں غزل اوّل پر سرنامہ ملاحظہ ہو :۔
"کلیسیا کے مسیح پر عاشق ہونے کی بابت اس بیان میں کہ وہ اپنی بدصورتی مان لیتی اور منّت کرتی کہ
مسیح کے گلّے میں شامل ہونے کے لئے راہنمائی پاوے۔ مسیح اسے گڈریوں کے خیموں تک راہ بتلاتا۔ اور
اپنا پیار دکھلا کے کئی ایک لطیف وعدے اس سے کرتا ہے۔ کلیسیا اور مسیح ایک دوسرے کو مبارکباد
دیتے ہیں"۔

اس کے برعکس جناب پال ارنسٹ کہتے ہیں :-

"غزل الغزلات میں دراصل میاں بیوی کی محبت کا نمونہ پیش کیا گیا۔ یعنی ایک مرد کی صرف ایک بیوی ہونا چاہیئے۔ اس میں نہ کوئی پیشگوئی ہے اور نہ کسی پیغمبر کے آنے کی اس میں کوئی خبر پائی جاتی ہے"

جواباً گذارش ہے کہ پال ارنسٹ کا یہ تبصرہ سراسر غلط ہے ہوا ہو تعصب کا کہ وہ آنکھوں پہ پٹی باندھ دیتا ہے۔ انہی غزلات میں یہ عبارت ملاحظہ ہو۔

"حضرت سلیمان کے گھر میں رانیاں ساٹھ ہیں۔ حرمیں اسّی" (غزل الغزلات ۶/۸)

بتایئے! تعدد ازدواج ہے۔ یا ایک مرد کی ایک بیوی پر حصر۔ کیا یہی مطالعۂ بائیبل ہے۔ جس پر علّامہ پال ارنسٹ کو فخر ہے۔ غزل اوّل کے علاوہ اب غزل پنجم کا سرنامہ ملاحظہ ہو:-

"— اس بیان میں کہ مسیح کلیسیا کے نام لے کے اسے جگاتا ہے۔ کلیسیا مسیح کی محبت سے حظ اٹھا کے عشق میں بیمار ہوجاتی ہے مسیح کی خوبصورتی کا تفصیل وار بیان ہونا"

ان سرناموں سے ظاہر ہے۔ کہ

چرچ کے نزدیک اس غزل میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ سراپا عشق انگیز (محمدیم) مسیح کی تعریف کیلئے آیا ہے۔

پال ارنسٹ صاحب سرے سے بشارت کے منکر ہیں۔ جبکہ غزل الغزلات کے ہر باب پہ یہ سرنامہ مرقوم ہے کہ یہ کلیسیا اور مسیح کے لئے پیشگوئی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ پیشگوئی مسیح کے لئے نہیں بلکہ سراپا محمدؐ کے لئے ہے صلے اللہ علیہ وسلّم۔

بتایئے! سچا کون ہے؟ آپ کے گھر کا معاملہ ہے۔

"کلامِ حق" والے بہتر فیصلہ کرسکتے ہیں کہ اس حوالے میں پیشگوئی ہے یا نہیں —

(۶)

ایک پھلجڑی "عبرانی زبان" کی بھی چھوڑی گئی ہے۔ عبرانی لغت میں حرفِ خیمہ ہے۔ اس کے نیچے حرفِ ح کے سب الفاظ آتے ہیں۔ مثلاً حبرون بھی حرف خیمہ سے ہے۔ حمدان کو بھی حرف خیمہ سے لکھا گیا۔ ان کو ح سے پڑھیں گے نہ کہ حرفِ خ سے — اسی طرح محمدیم میں حرفِ خیمہ ہے۔ پادری صاحب کہتے ہیں۔ یہ محمدیم نہیں مخمدیم ہے۔ ان کو اتنا پتہ نہیں۔ کہ عبرانی میں "حَمد" روٹ سے "حمدان" ہے — یہ اسم معرفہ ہے یہ نام اُردو بائیبل میں "خمدان" نہیں۔ بلکہ "حمدان" کی صورت میں آیا ہے۔ (پیدائش ۳۶/۲۶)

بتایئے! پال ارنسٹ درست تلفظ کرتے ہیں۔ یا علماء بائیبل — یہ کون علّامہ ہیں؟ جو ننانوے بائیبل سوسائیٹیوں کو خاطر میں نہیں لاتے — جو کلیسیا کی شرح مندرجہ بائیبل کو نہیں مانتے — جو پاکستان بائیبل سوسائٹی انارکلی لاہور کے منظور شدہ ترجمہ میں کیڑے نکالتے ہیں۔ اور علماء کے تلفظ کو بھی درست نہیں مانتے۔

(۷)

پال ارنسٹ کا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ عبرانی میں " محمد " نہیں " مخمد " ہے۔ یہ بات سراسر دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ تلفظ اور لہجہ کے فرق سے رُوٹ بدل تو نہیں جاتا۔ جیسے پشتو میں " محمد " کے لہجے کے فرق کے باعث " مخمد " کہتے ہیں۔ ح اور خ کی درمیانی آواز میں۔ جس کا نام محمد ہو۔ اُسے " مخمدے " کرکے بلاتے ہیں۔ دکنی لہجہ میں " قائنہ " کو " خائنہ " کہیں گے۔ اس سے سہ حرفی روٹ تو نہیں بدل جاتا ــــ پھر یہ بات بھی قابلِ غور ہے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی بستی الخلیل کو بائیبل میں حبرون کیا گیا۔ اسے خبرون کیوں نہیں پڑھتے۔

عبرانی میں حُمد مادہ ہے۔ اس سے حمدان اسم معرفہ ہے اسے بائیبل میں خمدان کیوں نہیں لکھا گیا؟ اگر " حبرون " اور " حمدان " درست ہے۔ تو " محمدیم " کیوں درست نہیں۔

بنی اسرائیل کے تلفظ میں بالفرض اگر " محمد " کو " مخمد " بولتے ہیں تو روٹ اس کا " حمد " ہی رہے گا۔ لب و لہجہ کے فرق سے لغت کی حقیقت تبدیل تو نہیں ہو جاتی ـــــــ پادری صاحب " تلفظ کے تغیر " کو اُٹھا کر لغت میں لے آئے ہیں۔ یہ ان کی بنیادی غلطی ہے ـــــ یاد رہے کہ

محمدیم میں " یم " جمع کی نہیں۔ بلکہ عظمت اور شان کی ہے۔ جیسے بعلیم، الوہیم ہیں ہے۔ لفظ " محمدیم " بائیبل میں صرف ایک ہی مرتبہ یعنی زیرِ بحث آیت غزل الغزلات میں آیا ہے۔ دوسری جگہ نہیں۔ اس لفظ کے آخر پر " یم " استعمال ہونے کی وجہ سے مترجمین بائیبل کو نہیں چاہیئے تھا۔ کہ وہ اس کا ترجمہ کرتے جیسے بعلیم اور الوہیم کا ترجمہ نہیں کیا جاتا۔ حضرت سلیمان کے خطاب دِ کُلّ محمدیم کے معنے ہیں۔ وہ ہستی مطلق محمد عظیم ہے ـــــ وہ ہر لحاظ سے اور ہر پہلو سے محمد صاحبِ عظمت ہے ـــــ وہ سراپا محمد ہے۔ اس بشارت کو حبقوق نبی نے دہرایا ہے۔

" خدا جنوب سے آتا ہے۔ اور قدوس کوہ فاران سے اس کا جلال آسمان پر چھا گیا۔ اور زمین اس کی حمد سے معمور ہو گئی۔ اس کی جگمگاہٹ نُور کی مانند تھی۔" (حبقوق ۳/۳-۴)

(۸)

یہاں سے واضح رہے۔ کہ جیسے عربی میں حَمِدَ سے محمد ہے۔ اسی طرح عبرانی میں حُمد سے محمد ہے۔ یہ مذکّر ہے۔ معنے ہیں۔ " جسے کوئی چاہتا ہو "۔ (لغاتِ عبرانی اردو۔ از پادری ولیم ہوپر زیر لفظ حمد ص۱۱۹)

اب محمد کے بعد یم لگا دیجئے۔ عظمت کے معنے پیدا ہو جائیں گے جیسے الوہ سے الوہیم، بعل سے بعلیم۔ نفتالی سے نفتالیم۔ ظاہر ہے کہ " محمدیم " کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ جیسے الوہیم، بعلیم، نفتالیم کا ترجمہ ہم نہیں کرتے۔

(۹)

یہ عجیب بات ہے۔ کہ عبرانی عہدِ عتیق میں " محمدیم " یکتا اور منفرد ہے۔ صرف حضرت سلیمان علیہ السّلام کے زیرِ نظر

غزل میں ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے کا نام نفتالی ہے۔ اسے انجیل میں دو دفعہ "نفتالیم" لکھا گیا (متی ۱۳-۱۵) اور مکاشفات میں نیپتھالیم (۷/۶)

ظاہر ہے کہ "یم" عظمت کے لئے ہے۔ نفتالیم کا ترجمہ نہیں کیا جائے گا۔ اس طرح غزل سلیمان میں محمدیم کے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے ـــــــــــ وہ سراپا محمدؐ ہے۔

یہ سادہ ترجمہ ہر لحاظ سے درست ہے۔

چیلنج کا جواب

پال ارنسٹ کہتے ہیں۔ "محمدیم کا معنوی لحاظ سے لفظ "محمد" سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔

یہ تو ہم بتا چکے ہیں۔ یہ لفظ دراصل محمدیم ہے۔ اس کا روٹ حمد ہے۔ محمدیم کے معنے عشق انگیز کے ہیں۔ محمد کے معنے ہیں جس کی بے انتہا تعریف کی جائے حسن واحسان کے پیش نظر تعشق کے رنگ میں، جو سراپا تعریف ہو۔

محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

فرمایئے! معنوی تطابق ہے یا نہیں؟

سامی زبانوں میں "حمد" روٹ کے قریب قریب وہی معنے ہیں جو عربی میں ہیں ـــ آنکھیں بند کرلی جائیں۔ تو سورج بھی نظر نہیں آتا۔ آنکھیں کھولئے ـــ نورِ علم کو دیکھئے ـــ ہمارے سامنے عبرانی انگریزی لغت ہے۔ السنہ سامیہ کے تقابلی مطالعہ کی سب سے بڑی ڈکشنری۔ عظیم علماء کا سرمایہ ـــ ڈاکٹر فرانسس براؤن نے اسے از سرِ نو مرتب کیا۔ ۱۹۵۵ء میں آکسفورڈ سے شائع ہوئی۔ اس میں خمد روٹ نکالئے اس کے نیچے لکھا ہے۔

"عبرانی میں خمَدْ　　آرامی میں حَمَدْ
سُریانی میں احمودا　　عربی میں حَمِدَ
سبائی کتبات میں یہ لفظ حمدم کی صورت میں ہے۔"

اس ڈکشنری میں سامی زبانوں میں "حمد" کے جو معنے دیئے ہیں۔ ان میں اشتراک ہے ـــ یہ لغت کی سب سے بڑی سند ہے ـــ آپ کا دعویٰ کہ لفظ محمد سے عبرانی لفظ کا کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ عبرانی میں حمد نہیں خمد ہے۔ یہ کتنی بڑی علمی غلطی ہے۔

ماہرین السنہ سامیہ، عربی کے حَمِدَ روٹ میں سامی زبانوں کو مشترک قرار دیتے ہیں۔

عبرانی کا حمد اور عربی کا حمد ایک ہی ہے۔

افسوس! مذہبی تعصب کے باعث مقصدیت ختم ہو چکی۔ مطمح نظر یہ ہے۔ کہ کہیں کوئی بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کے حق میں ثابت نہ ہو جائے۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

(۱۰)

بشارات تورات کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سات سو سال بعد حضرت حبقوق نبی نے دہرایا — صحیفہ حبقوق میں ہے:۔

"خداوند جنوب سے اور وہ جو قدوس ہے کوہِ فاراں سے آئے گا"۔ (کیتھولک بائیبل ۱۹۲۵ء حبقوق ۳/۳)

یہاں ماضی نہیں۔ مضارع ہے۔ پال ارنسٹ کہتے ہیں۔ یہ استقبال بمعنے ماضی ہے۔

عجیب تضاد ہے۔ آنے والے مسیح کے لئے بصیغہ ماضی جو اشارات ہیں وہاں استقبال مراد ہے۔ آنے والے عظیم الشان پیغمبر کے لئے بصیغہ استقبال اگر کوئی پیشگوئی ہے۔ اسے عہد رفتہ پر چسپاں کر لو۔ ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد　؎　جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے۔

ارشاد ہوتا ہے۔ اس میں کوئی پیشگوئی نہیں ہے۔ بلکہ یہ بات ماضی کے واقعات کے بارہ میں ہے لیکن حبقوق نبی کے صحیفہ میں ہے:۔

"کیونکہ رؤیا مقرّرہ وقت کے لئے ہے۔ وہ سرانجام ہوگا۔ اور خطا نہ کرے گا۔ اگرچہ دیر بھی کرے۔ تو بھی انتظار کرتے رہنا۔ کیونکہ وہ یقیناً وقوع میں آئے گا۔ اور تاخیر نہ کرے گا۔" (۳/۲)

اس کے بعد تجلّی فاران کی پیشگوئی درج ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔

(۱۱)

ہم نے لکھا تھا۔ کہ تورات کی پیشگوئی کو نہ صرف انبیاء بنی اسرائیل نے دہرایا۔ بلکہ اس کے الفاظ عبرانی کے ادبیاتِ عالیہ میں شامل ہو گئے۔ اور ایک محاورہ بن گئے۔ مثلاً یشوع بن سیراخ میں ہے۔ "دس ہزار" کے نعرہ سے "داؤد" کی توصیف کی گئی۔ زبور میں ہے:۔

"تیرے آس پاس ایک ہزار (جاں نثار) گر جائیں گے اور تیرے دہنے ہاتھ کی طرف دس ہزار لیکن (ویران کرنے والی ہلاکت) تیرے نزدیک نہ آئے گی"۔ (زبور ۹۱/۷)

حضرت داؤد کے جاں نثار اُسے کہتے ہیں:۔

"اگر ہم آدھے مارے جائیں۔ تو بھی (ہمارے دشمنوں کو) کچھ پروا نہ ہوگی۔ کیونکہ تو ہم میں سے "دس ہزار" کے برابر ہے"۔ (سموئیل ۲، ۱۸/۳)

یہاں وہی محاورہ بول رہا ہے۔ جو تورات میں ہے۔ اس کے داہنے ہاتھ "دس ہزار" قدسی ہیں — اس کے جواب میں پال ارنسٹ نے اوّل استہزاء سے کام لیا۔

"شیخ صاحب کی بولی میں ہر حوالے میں دس ہزار کا لفظ بشارت تورات کا عطیہ ہے۔"

اَب بائیبل میں "دس ہزار دشمنوں" — "دس ہزار بھیڑوں" — "دس ہزار توڑے چاندی" کی مثالیں دے کر کہتے ہیں :-

"اے شیخ صاحب کس طرح بشارت تورات بنائیں گے ؟"

اسے کہتے ہیں — کہیں کی اینٹ۔ کہیں کا روڑہ۔ بھان متی نے کنبہ جوڑا۔

پال ارنسٹ نے دوسری بات یہ کہی — صحیفہ یشوع بن سیراخ میں "دس ہزار" کا نعرہ داؤد کے ہاتھوں دس ہزار مارے جانے والوں کے بارے میں ہے۔

پال ارنسٹ کا یہ استدلال درست نہیں — کتاب مقدس کے الفاظ ہیں۔

شاؤل نے مارا ہزاروں کو — داؤد نے مارا لاکھوں کو۔ (سموئیل ۱ ۱۸/۷)

اگر نعرۂ توصیف میں دشمنوں کا ذکر ہوتا۔ تو دس ہزار کی بجائے لاکھوں کے نعرے سے توصیف کی جاتی۔ داؤد کے داہنے ہاتھ دس ہزار جاں نثاروں کا ذکر اور دس ہزار کے نعرے سے توصیف۔ بشارتِ تورات کی صدائے بازگشت ہے۔ لہٰذا تورات کے متن میں "دس ہزار" کے الفاظ حقیقی ہیں۔ "لاکھوں" مراد لینا درست نہیں ہے۔

پال ارنسٹ حوالوں کے انبار میں حقائق کو یوں چھپاتے ہیں جیسے آنجناب موافق کتاب نہیں۔ بلکہ مخالف حقائق ہیں۔

ہمارے جواب میں جُویائے حق کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔

حرفِ آخر

پال ارنسٹ کے مضمون کا حرفِ آخر :-

"شیخ صاحب نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ تورات کے غزل الغزلات تک ایک سراپائے محمد، تعریف پیغمبر کا انتظار ہے۔ ان کا یہ دعویٰ بھی بالکل غلط ہے۔ حق یہ ہے۔ کہ پیدائش سے ملاکی تک سراپا نجات مسیحا کا انتظار ہے۔"

اس کے جواب میں گذارش ہے کہ انتظار کرنے والے پال ارنسٹ نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اپنے علماء کے کہنے پر حضرت یحییٰ علیہ السّلام سے پوچھا :-

کیا تُو آنے والا مسیح ہے ؟

آپ نے جواب دیا ـــــ میں تو المسیح نہیں ہوں ـــــ تب انہوں نے اس سے پوچھا۔ پھر کیا تو الیاس ہے ؟ ـــــ اس نے کہا۔ کہ میں نہیں ہوں ـــــ پھر کیا تو النّبی ہے جس کا ہمیں انتظار ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ نہیں۔ (یوحنا ۱/۲۰-۲۲)

اردو بائیبل مطبوعہ سوسائٹی آف سینٹ پال روما ۱۹۵۸ء میں "النّبی" کا لفظ ہے۔ اور نیو انگلش بائیبل کے الفاظ ہیں

ARE YOU THE PROPHET WE AWAIT ?

کیا تُو وہ پیغمبر ہے۔ جس کا ہمیں انتظار ہے۔

پال ارنسٹ صرف مسیحا کے انتظار کے قائل ہیں۔ انجیل میں ہے۔ کاہن ، لاوی اور عوام الناس، مسیحا کے علاوہ ایک عظیم الشان پیغمبر "النّبی" کے لئے بھی چشم براہ ہیں۔

آپ بتائیے ! پال ارنسٹ سچے ہیں یا انجیل مقدس۔

اُندلس سے ایک نِدا

"سپین کی مٹی کو اپنے آنسوؤں سے تر کریں اتنے آنسو بہائیں کہ خدا کی تقدیر کی رحمتیں بارش کی طرح برسنے لگیں۔ اس مُلک پر ہر آنسو سے وہ رُوحیں پیدا ہوں۔ جو اسلام کے لئے ایک انقلاب کا پیغام لے کر آئیں۔ ہر آنسو سے ابن عربی نکلیں۔ ہر آنسو سے ابن رُشد پیدا ہوں۔ آج ایک ابن عربی کا کام نہیں۔ آج تو قریہ قریہ بستی بستی ابن عربی کی ضرورت ہے"۔

(الفضل ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

ہمارے مساعی

مجلس انصاراللہ ضلع کراچی کا ایک روزہ سالانہ اجتماع

منعقدہ ۱۱ تبوک ۱۳۶۱ھ بمطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۸۲ء بروز ہفتہ

(مرتبہ: مکرم عبدالرشید صاحب ساٹری مہتمم اشاعت مجلس انصار ۔ کراچی)

مورخہ ۱۱ تبوک ۱۳۶۱ھ مسجد احمدیہ عزیز آباد کراچی کے بڑے احاطہ میں مجلس انصاراللہ ضلع کراچی کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں مکرم و محترم مولانا غلام باری صاحب سیف نے بطور نمائندہ مرکزیہ شرکت فرمائی۔ یہ اجتماع صبح ۹ بجے سے لے کر شام پونے سات بجے تک جاری رہا۔ اجتماع کی مختصر کارروائی درج ذیل ہے:۔

پہلا اجلاس:۔ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو خاکسار عبدالرشید ساٹری نے کی۔ بعدہٗ محترم مولانا غلام باری سیف صاحب نمائندہ مرکزیہ نے انصار سے عہد دہرایا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب ایڈیشنل مہتمم عمومی نے درثمین سے حضرت اقدس..... کا شیریں کلام پیش کیا۔ بعد ازاں درج ذیل زعماء اعلیٰ کرام نے اپنی اپنی مجلس کی کارکردگی کی رپورٹ پیش کی:۔

۱۔ مکرم الحاج ملک جمیل احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس ناظم آباد۔
۲۔ مکرم منظور احمد صاحب شاد زعیم اعلیٰ مجلس ڈرگ روڈ
۳۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب " " " مارٹن روڈ۔
۴۔ مکرم حضرت اللہ صاحب پاشا " " " صدر
۵۔ مکرم چوہدری ظفراللہ صاحب " " " عزیز آباد۔

رپورٹوں کے بعد محترم مولانا غلام باری صاحب سیف نمائندہ مرکزیہ نے حاضرین سے نہایت مؤثر انداز میں خطاب فرمایا۔ اور زعماء اعلیٰ کرام کی رپورٹوں پر تبصرہ بھی فرمایا۔ آپ نے اجتماع کا افتتاح سورۃ جمعہ کی چند آیات کی تلاوت سے فرمایا اور اس کی تشریح فرمائی۔ اور صحابہ کرام کے بعض ایمان افروز واقعات کا بھی ذکر فرمایا۔ جو حاضرین نے بہت دلچسپی سے سُنا۔ یہ پہلا اجلاس آپ ہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

دوسرا اجلاس:۔ مکرم حافظ محمد فیضی صاحب نے اجلاس کے آغاز میں تلاوت قرآن پاک کی۔ اور نظم مکرم چوہدری ظفراللہ صاحب زعیم اعلیٰ مجلس عزیز آباد نے درثمین سے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

۱۔ تربیت اولاد — مکرم حضرت اللہ صاحب پاشا زعیم اعلیٰ مجلس صدر
۲۔ صحتِ جسمانی — " ڈاکٹر احسان الحق صاحب
۳۔ وقفِ عارضی — " مولانا عبدالمنان صاحب شاہد مربی کراچی۔

۴۔ استحکامِ پاکستان اور جماعت احمدیہ — مکرم مولانا خلیفہ صباح الدین صاحب مربی کراچی

۵۔ " " " — مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نمائندہ مرکزیہ نے پاکستان

کے قیام کے وقت کے آنکھوں دیکھا حال اور مولانا شبیر عثمانی صاحب سے ملاقات کے واقعات بیان فرمائے۔ جو بہت اہم تھے۔

اس کے بعد میوزیکل چیئرز کا مقابلہ ہُوا۔ جس میں درج ذیل انصار انعام کے مستحق قرار دیئے گئے :۔

۱۔ مکرم مقصود احمد صاحب مجلس صدر اوّل — ۲۔ مکرم سعید احمد صاحب مجلس صدر دوم

۳۔ مکرم شریف احمد صاحب مجلس ڈرگ روڈ سوم۔

بعدہٗ دوپہر کے کھانا کے بعد نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔ یہ اجلاس محترم مولانا محمد عثمان صاحب چینی مربّی کراچی کی زیرِ صدارت منعقد ہُوا۔

تیسرا اجلاس :۔ اس اجلاس میں مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اور مکرم سیّد عبدالرفیق صاحب نے درثمین سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ نظم کے بعد درج ذیل علمائنے حاضرین سے خطاب فرمایا :۔

۱۔ ضرورت مطالعہ کتب حضرت اقدس — مکرّم مولانا سیّد حسین احمد صاحب مربی کراچی

۲۔ نمازوں کے طریق اور آداب — " مولانا ملک محمد سلیم صاحب مربی کراچی

۳۔ سپین میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد — " مولانا نورالدین صاحب منیر سابق وکیل التصنیف و تعلیم تحریک جدید۔

اس کے بعد حاضرین نے چائے نوش فرمائی۔ یہ اجلاس مکرم چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ نائب ناظم ضلع کراچی کی صدارت میں منعقد ہُوا۔

چوتھا اجلاس :۔ زیرِ صدارت محترم مولانا غلام باری صاحب سیف نمائندہ مرکزیہ منعقد ہُوا۔ اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولانا لئیق احمد صاحب منیر مربی کراچی نے فرمائی۔

بعدہٗ "برکاتِ خلافت" کے موضوع پر اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی کا تقریری مقابلہ منعقد ہُوا جس میں ہر مجلس کے ایک ایک طفل نے شرکت کی۔ اس مقابلے کے منصفین درج ذیل تھے۔

۱۔ مکرم مولانا عبدالمنان صاحب شاہد مربی کراچی۔ ۲۔ مکرم مولانا لئیق احمد صاحب منیر مربی کراچی

۳۔ مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل کراچی۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق مجلس عزیز آباد کے طفل عزیزم فاتح الدین ابن مکرم رشید الدین صاحب اس مقابلے میں اوّل آئے۔

اس کے بعد محفلِ سوالات و جواب منعقد ہوئی۔ اور سوالات کے جوابات مربیانِ کرام نے دیئے۔

تقسیم انعامات:- آخر میں تقسیمِ انعامات کی ایک تقریب منعقد ہوئی۔ اور درج ذیل مجالس نے انعامات حاصل کیے:-

۱۔ شیلڈ تعلیم القرآن	اوّل۔ مجلس ناظم آباد	دوم مجلس عزیز آباد	
۲۔ اصلاح وارشاد	″ ناظم آباد	″ ڈرگ روڈ	
۳۔ حاضری اجتماع	″ عزیز آباد	″ ڈرگ روڈ	
۴۔ امتحانی پرچہ جات کی ترسیل	″ ناظم آباد	″ مارٹن روڈ	سوم ڈرگ روڈ
۵۔ مقابلہ رنگ	″ مارٹن روڈ		
۶۔ ″ والی بال (بین المجالس)	″ عزیز آباد		

تقریب کے اختتام پر نمائندہ مرکزیہ محترم مولانا غلام باری صاحب سیف نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ مذہب میں شرط اور سودے بازی نہیں ہوتی۔ بلکہ اطاعت بلا شرط ہے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ کرام اور حضرت اقدس کے بعض صحابیوں کے عشق و وفا کے دلنشین واقعات سُنائے جن سے حاضرین پر رقّت طاری ہوگئی۔ پھر فرمایا کہ جو خلافت سے علیحدہ ہوا اس کا انجام آپ کے سامنے ہے۔ اسلام اور احمدیت کے ساتھ وہ وابستگی پیدا کرو۔ جو حضرت بلالؓ نے دکھائی اور جو حضرت عبد اللطیف صاحب شہید نے دکھائی تھی۔

آخر میں مکرم و محترم نعیم احمد خانصاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع کراچی نے خطاب فرمایا۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں محترم مولانا سیف صاحب نمائندہ مرکزیہ کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ انہوں نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح تمام حاضرین، عہدیداران ضلع اور کارکنان کا شکریہ ادا فرمایا بعدہٗ محترم مولانا سیف صاحب نے اجتماعی دُعا فرمائی۔ اس طرح یہ بابرکت اجتماع کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ اس اجتماع میں انصار کی حاضری ساڑھے چار صد تھی اور کُل حاضرین کی تعداد پونے چھ صد رہی۔ الحمد للہ۔

سالانہ تربیتی اجتماع مجالس انصار اللہ ضلع حیدرآباد

(مرسلہ: مکرم عطاء اللہ صاحب ناظم ضلع حیدرآباد)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بھی مجالس انصار اللہ ضلع حیدرآباد نے گذشتہ روایات کے مطابق مورخہ ۱۰، ۱۱ ستمبر کو سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ اس کی تیاریوں میں تو ہم لوگ مرکزی سالانہ اجتماع کے بعد ہی مصروف ہو گئے تھے۔ لیکن گذشتہ ایک ماہ

ان تیاریوں میں تیزی پیدا ہوگئی۔ خاکسار کے ساتھ زعیم مقامی مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب اور نائب ناظم ضلع مکرم محمد صدیق صاحب اور زعیم صاحبان مجالس ضلع نے اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب بنانے کے لئے مخصوص کوششوں کا آغاز کردیا جس کے نتیجہ میں ضلع کی مجالس میں سے ساٹھ نمائندگان اور مقامی مجلس کی جماعت کی بھاری تعداد اجتماع میں شریک ہوئی۔ صرف دو مجالس کے نمائندگان بعض مجبوریوں کے تحت شریک نہیں ہوسکے۔

پروگرام کے مطابق نماز جمعہ کے بعد محترم مولانا غلام باری صاحب سیف نمائندہ مرکزی کے زیر صدارت اجتماع کا آغاز تلاوت قرآنِ پاک سے ہوا۔ محترم ماسٹر صدیق سلیم صاحب نے نہایت خوش الحانی سے تلاوت فرمائی۔ خاکسار نے عہد دہرایا منشی محمد رفیق صاحب نے نہایت پُرسوز آواز میں درثمین سے ایک نظم سُنائی۔ محترم مولانا غلام باری صاحب سیف نے نہایت مؤثر انداز میں اجتماع کی اغراض و مقاصد اور جماعتی ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلوائی۔ نیز ایک دوست کے تحریری سوال کے جواب میں کہ خلفاء راشدین کے مطابق خلافت احمدیہ بھی چوتھے خلیفہ کے بعد ختم ہو جائے گی۔ ایک نہایت مدلل اور پُرجوش تقریر فرمائی۔ جس میں ثابت کیا کہ یہ خلافت کا انعام جماعت احمدیہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک جماعت اپنے آپ کو اس انعام کی اہل ثابت کرتی رہے گی۔ آپ نے بہت سی مثالیں دے کر واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ہر فرد اپنے تئیں ثابت کر رہا ہے کہ وہ اس انعام کا حقدار ہے۔ چھوٹے بچوں میں بھی احمدیت اور اپنے خلیفہ سے عشق کا سمندر موجزن ہے۔ لہذا ان سے اندریں حالات اس نعمت کے چھن جانے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

آپ کے افتتاحی خطاب کے بعد مولانا نذیر احمد صاحب ریحان نے اپنی بیماری اور کمزوری کے باوجود نہایت پُراثر انداز میں " آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کا عدیم المثال مقام حضرت اقدس کی نظر میں " کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بابو محمد احمد صاحب نے خلافتِ رابعہ کا قیام اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر آپنے خاص بزرگانہ انداز میں تقریر فرمائی۔

اس تقریر کے بعد مرکزی نمائندہ کراچی ایکسپریس سے کراچی روانہ ہوگئے۔ آپ کی جگہ محترم میر نور احمد صاحب امیر مقامی نے کرسئی صدارت سنبھالی اور اجلاس جاری رہا۔

موقعہ کے لحاظ سے پروگرام میں " اسپین اور مسجد بشارت" کا موضوع رکھا گیا تھا۔ نیز مرکزی تحریک کے مطابق مسجد میں خوب سجاوٹ کی گئی تھی۔ اور بڑے بڑے بینر مسجد کی دیواروں پر لگائے گئے تھے۔ جن پر " جشنِ افتتاح مسجد بشارت سپین" لکھا ہُوا تھا۔ اسی طرح مسجد کے اندر اور باہر اقوالِ زریں سے مزیّن بینر لگے ہوئے تھے۔ رنگ برنگ کی جھنڈیاں اور قمقمے اور خوبصورت ٹینٹ جشن کا سماں پیدا کر رہے تھے۔ اجتماع کے پروگرام سے اس جشن کی رونق دوبالا ہوگئی تھی۔ دیگیں پک رہی تھیں۔ شرکاء اجتماع کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی اور اجتماعی دُعا پہلے اجلاس کے اختتام پر کروائی گئی۔

محترم مولانا محمد اشرف صاحب ناصر نے اپنی تقریر میں اسپین کا اوّل سے آخر تک ایک نقشہ کھینچ کر رکھ دیا۔ سامعین کی تشنگی مکمّل طور پر تسلی پاگئی۔

مسجد کے افتتاح کے جشن کے سلسلہ میں اطفال اور خدام صبح سے ہی کھیلیں کروا رہے تھے۔ میں نے بھی خدام کو دعوت دی کہ وہ انصار کے ساتھ والی بال کا میچ کھیلیں۔ شام کو نہایت رونق میں یہ میچ کھیلا گیا۔ انصار کی ٹیم نے مقدور بھر مقابلہ کیا۔ لیکن بہرحال نوجوانوں سے سبقت نہ لے جا سکے۔ نمازِ عصر سے نمازِ مغرب تک مختلف مقابلہ جات قریبی سکول کے گراؤنڈ میں جاری رہے۔ ارد گرد کے بہت سے غیر از جماعت احباب بھی ان کھیلوں سے لُطف اندوز ہو رہے تھے۔ اور ایک خاموش تبلیغ کا سلسلہ کھیلوں کے ساتھ ساتھ جاری رہا۔

نمازِ مغرب و عشاء کے بعد دوستوں کی خدمت میں بلا امتیاز مقامی و بیرونی جشن کے سلسلے میں ہی قورمہ اور زردہ تمام حاضرین کو پیش کیا گیا۔ پکانے والے بھی ایک احمدی نوجوان تھے جنہوں نے نہایت لذیذ کھانا پکایا تھا۔ کھانے کی لذّت دوستوں کی مسرّت۔ ماحول کی خوبصورتی نے واقعی عید کا سماں پیدا کر دیا تھا۔

کھانے کے بعد نو بجے خاکسار کی صدارت میں اجلاس دوئم کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس میں علمی مقابلہ جات کا ہی زیادہ پروگرام تھا۔ شرکاء نے خوب تیاری کی ہوئی تھی۔ نہایت دلچسپ تقریری، تلاوت، نظم اور دینی معلومات کے مقابلہ جات ہوئے۔ جج صاحبان ساتھ ساتھ ہی نتائج کا اعلان کرتے رہے۔

گیارہ بجے رات یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ دوستوں کو شب بخیر کہا گیا۔ اکثر دوست مسجد میں ہی قیام پذیر رہے۔

اجلاس سوئم:۔ دوست صبح تین بجے ہی بیدار ہونا شروع ہو گئے تھے۔ قریبی دوست بھی نمازِ تہجد کی ادائیگی کے لئے تشریف لے آئے۔ پونے چار بجے محترم مولانا محمد اشرف صاحب ناصر کی امامت نمازِ تہجد شروع ہوئی اور پونے پانچ بجے تک نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کی گئی۔

سوا پانچ بجے نمازِ فجر ادا کی گئی اور اجلاس سوئم کی کارروائی جو درس قرآن مجید۔ درسِ حدیث۔ درسِ ملفوظات اور ذکرِ حبیب پر مشتمل تھی محترم چوہدری نعمت اللہ صاحب کی صدارت میں ساڑھے چھ بجے تک جاری رہی۔

ورزشی مقابلہ جات

ناشتہ کے بعد دوبارہ ورزشی مقابلہ جات کا دَور شروع ہوا۔ مسجد کے احاطہ میں ہی یہ مقابلہ جات ہوتے رہے۔ پیغام رسانی کا مقابلہ خوب دلچسپ رہا۔

اجلاس چہارم:۔ محترم میر نُور احمد صاحب امیر مقامی کی صدارت میں ٹھیک وقت پر اجلاس چہارم کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی تقاریر میں موقعہ کی مناسبت سے قائد اعظم اور قیام پاکستان پر تین تقاریر ہوئیں۔ "اصلاح معاشرہ کے لئے قرآنی ہدایات"؛ اس موضوع پر محمد صدیق صاحب نائب ناظم ضلع نے نہایت معلوماتی تقریر فرمائی۔ اور "خلافت ثالثہ کی تحریکات اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر خاکسار نے تقریر کی۔ خاکسار نے حضور کی تمام تحریکات

اُن کے سیاق و سباق کے ساتھ ایک ایک کرکے دوستوں کے سامنے پیش کیں۔ اجلاس کی حاضری نہایت شاندار رہی۔ اطفال خدام، انصار، لجنات سب اچھی خاصی تعداد میں حاضر تھے۔

تقسیم انعامات

خدام نے بھی اپنی ٹیموں کے درمیان جشن مسجد بشارت کے سلسلہ میں جو مقابلے کروائے تھے۔ اس تقریب میں امیر صاحب کے ہاتھوں انعامات تقسیم کروائے۔ انصار میں اوّل۔ دوئم اور سوئم آنے والوں کو تقریباً پانچ صد روپے کے انعامات تقسیم کئے گئے۔

تقسیم انعامات کی تقریب نہایت پُر رونق اور پُر وقار تھی۔ انعامات نہایت خوبصورت کاغذوں میں لپیٹے گئے تھے۔ جن میں سلسلہ کی کتب کے علاوہ رومال، بنیان، قلم، پنسل، بال پن اور بعض اصحاب کو نقد خصوصی انعامات تھے۔ محترم چوہدری نعمت اللہ صاحب جنہیں منتظم اعلیٰ اجتماع مقرر کیا گیا تھا۔ انعام یافتگان کا نام پکارتے اور امیر صاحب اپنے ہاتھ سے انعامات عطا کرتے رہے اور حاضرین بارک اللہ لکم اونچی آواز سے کہتے رہے۔

اس تقریب کے بعد محترم چوہدری نعمت اللہ صاحب نے بطور منتظم اعلیٰ و زعیم مقامی کی حیثیت سے اُن تمام معاونین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے نہایت خلوص اور محنت کے ساتھ جشن مسجد بشارت اور اجتماع کے سلسلہ میں نہایت شاندار انتظامات کئے۔ سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے شرکت کرکے اپنے خدا کو راضی کیا۔ نیز اجتماع کے مقاصد کو پورا کرنے والے ہیں۔ لوکل انتظامیہ کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اجتماع منعقد کرنے اور لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے کی اجازت فرمائی۔ نیز نہایت پُر امن ماحول میں اجتماع منعقد کرنے میں تعاون فرمایا۔

آخر میں محترم صدر جلسہ نے اختتامی خطاب فرمایا اور دُعا کی کہ باہر سے آنے والے دوست خیریت سے اپنے گھروں تک پہنچیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی اجتماع اختتام پذیر ہُوا۔

زعماء صاحبان کا اجلاس

اجتماع کے اختتام پر زعیم صاحبان ضلع کی میٹنگ ہوئی اور اُن تک مرکزی تحریکات کو پہنچایا۔ ماہانہ رپورٹ نہ بھجوانے پر مرکز کے احکامات اُن تک پہنچائے۔ مرکزی اجتماع کی تیاری کے لئے تاکید کی۔ نیز اجتماع سے پہلے تمام چندہ جات سو فیصد پورا کرنے کی تلقین کی۔ سب نے وعدہ کیا کہ وہ چندہ مجلس اجتماع تک سو فیصد ادا کردیں گے۔ اور اجتماع میں نمائندگی کریں گے۔

دوستوں نے کھانا تناول فرمایا اور نماز ظہر ادا کرکے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔

رپورٹ عشرہ اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ فیصل آباد شہر (۱۶ تا ۲۶ ستمبر ۸۲ء)

مرکزی ہدایت کے تحت عشرہ اصلاح و ارشاد از ۱۶ ستمبر تا ۲۶ ستمبر ۱۹۸۲ء کے لئے مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ میں تجاویز زیرِ غور آئیں۔

(۱) طے پایا کہ شہر کو چھ سیکٹرز میں تقسیم کیا جائے اور ہر سیکٹر کا انچارج ممبر مجلس ارشاد، ممبر مجلس عاملہ مقرر کیا جائے۔ اس پروگرام کی محترم جناب امیر صاحب ضلع سے منظوری حاصل کی گئی۔ نیز مرکز کو بھی مطلع کیا گیا۔ یہ بھی طے پایا کہ سیکٹر کریم نگر اور بٹالہ کالونی کے اجلاسوں میں مرکزی نمائندگان کی شرکت کے لئے مرکز سے درخواست کی جائے۔ ان فیصلہ جات کی روشنی میں درج ذیل سیکٹرز تشکیل دیئے گئے اور نمائندگان کے لئے مرکز سے درخواست کی گئی۔

تاریخ	حلقہ جات	سنٹر	انچارج
۲۰ ۹/۸۲	جناح کالونی / گلبرگ	جناح کالونی ماڈل ٹاؤن	مکرم شیخ عبدالقدیر صاحب
۲۲ ۹/۸۲	غلام محمد آباد / رضا آباد	غلام محمد آباد	" رانا لطیف احمد خان صاحب
۲۳ ۹/۸۲	سمن آباد / ڈی ٹائپ	سمن آباد	" میاں مبارک احمد صاحب منتظم تربیت۔
۲۴ ۹/۸۲	مسجد فضل / فیکٹری ایریا	فیکٹری ایریا	" شیخ عزیز احمد صاحب
"	کریم نگر۔ اسلامیہ کالج۔ محمد نگر۔ حاجی آباد / منصورہ آباد	کریم نگر	" " عبدالقادر صاحب
۲۶ ۹/۸۲	پیپلز کالونی۔ بٹالہ کالونی۔ جھال۔ مدینہ ٹاؤن طارق آباد۔ مسلم پارک	بٹالہ کالونی	مکرم میاں غلام احمد صاحب نائب زعیم اعلیٰ اوّل

(۱)۔ ۲۰ ۹/۸۲ حلقہ جناح کالونی ماڈل ٹاؤن :- بعد نماز مغرب زیر صدارت زعیم اعلیٰ منعقد ہوا۔ اور کارروائی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم محترم مولانا محمد الدین صاحب مربی سلسلہ نے نئی نسل کی تربیت، فضائل قرآن۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم افضل الرسل ہیں۔ امّت مسلمہ خیرِ امّت جیسے اہم موضوعات پر مدلّل خطاب فرمایا۔ ایک دوست کے استفسار پر جماعت احمدیہ کے وفاتِ مسیح کے عقیدہ کے بارہ میں قرآن کریم و احادیث کی روشنی میں مکمل وضاحت فرمائی۔ مقامِ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ مقام حضرت حسن و حسین علیہم السّلام بیان فرمایا۔ جس سے وہ دوست بے حد متاثر ہوئے نماز عشاء تک یہ مجلس جاری رہی۔ بعد دعا اجلاس ختم ہوا۔ صاحب خانہ نے تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی۔ حاضری احباب جماعت ۲۱۔

مہمان ایک۔ کل میزان ۲۲۔

(۲) ۲۲ ۹/۸۲ حلقہ غلام محمد آباد:۔ زیرِ صدارت زعیم اعلیٰ بعد نماز مغرب تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔

زعیم اعلیٰ صاحب نے بتایا کہ اجلاس کے انعقاد کی غرض یہ تھی کہ جماعت احمدیہ پر کئے جانے والے بے بنیاد اعتراضات کی دیگر احباب کے سامنے وضاحت کی جائے۔ حضرت اقدس ...... کی آمد کی غرض بیان کی جائے۔ مگر دائرہ احباب میں ایک اہم شخص کی وفات کی وجہ سے وہ دوست اجلاس میں شرکت نہ کر سکے۔ اس لئے زعیم اعلیٰ نے مجلس انصار اللہ کی تحریکات پیش کیں۔ اور انصار کو زیادہ سے زیادہ اجتماع اور امتحان سہ ماہی سوم میں شرکت کی طرف توجہ دلائی۔

محترم مربی صاحب نے ازاں بعد توحید باری تعالیٰ۔ مالی قربانی۔ جذبہ ایثار۔ تربیتِ اولاد۔ پابندی نماز کے بارہ میں جامع خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے مثالوں سے وضاحت فرمائی کہ ہمیشہ مزدور کو بروقت مزدوری ملتی ہے۔ اسی طرح خداوندکریم جو بہت دیالو ہے اس کی راہ میں کی گئی سعی کو کبھی ضائع نہیں کرتا بلکہ محنت کا احسن پھل دیتا ہے۔ وہ تو دُنیا ستر آخر بلکہ اس سے بھی بڑھ کر دیتا ہے۔

احباب جماعت بعد نماز عشاء گھروں کو لوٹے بعد دُعا اجلاس برخاست ہوا۔ حاضری انصار ۱۰ خدام ۴ اطفال ۲ کل حاضری ۱۶

(۳) ۲۳ ۹/۸۲۔ سیکٹر سمن آباد:۔ بعد نماز مغرب بمکان ڈاکٹر عبدالمنان صاحب، بشیر حسین صاحب تنویر زیرِ صدارت زعیم اعلیٰ مجلس مذاکرہ کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم و نظم از درثمین ہوا۔

زعیم اعلیٰ صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ آئے دن جماعت کے خلاف بے بنیاد پھیلائے جانے والے شک و شبہات کو دُور کرتے۔ آپس میں اخوت و محبت کو فروغ دینے کے لئے اس مجلس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ ازاں بعد مکرم محترم مولانا محمد الدین صاحب مربی سلسلہ نے فضائلِ قرآن۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی فضیلت بیان فرمائی۔ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۳۸ کہ قرآن کریم مسلمانوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔ جب تک مسلمان اس پر عمل کرتے رہے۔ ہمیشہ کامیاب و کامران رہے۔ آپ نے احباب کے سوالات کے مدلل جوابات سے اُن کی تسلّی فرمائی۔ یہ مجلس ۱½ گھنٹہ تک پرسکون ماحول میں جاری رہی۔

آخر پر زعیم اعلیٰ نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ احباب نے بے حد دلچسپی کا اظہار کیا۔ آئندہ بھی اجلاس انشاء اللہ خوش کن ماحول میں بہترین خوشگوار نتائج کے حامل ہوں گے۔ بعد دُعا اجلاس برخاست ہوا۔ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ حاضری احباب جماعت ۲۹۔ مہمان ۱۱ کل ۴۰۔

(۴) ۲۴ ۹/۸۲ حلقہ مسجد فضل اور فیکٹری ایریا: میں حسب پروگرام مکرم انچارج بزم ارشاد اور رکن بزم ارشاد فیکٹری ایریا نے اپنے اپنے گھروں میں تبلیغی مجالس کا انعقاد کیا۔

۱. مسجد فضل بھوانہ بازار۔ مہمان پانچ علماء۔ وقت ۲ گھنٹے۔ موضوع وفاتِ مسیح۔

۲. فیکٹری ایریا۔ مہمان پانچ دوست۔ وقت ۲ گھنٹے موضوع وفاتِ مسیح

(۵). حلقہ کریم نگر:- بعد نماز مغرب زیر صدارت مولانا سلطان محمود صاحب انور نمائندہ مرکز سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ مجلس مذاکرہ کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد کارروائی اجلاس کا آغاز ہوا۔ زعیم اعلیٰ صاحب نے حسب سابق مجلس کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ صدر صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ دُنیا اور کئی نسلیں منتظر تھیں اور ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آئیں گے۔ مدعی مہدویت حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے تمام مذاہب کو چیلنج کیا۔ آریہ۔ ہندو سکھ۔ عیسائی سب کا دلائل سے منہ بند کر دیا۔ آپ نے خاتم النبیین کی تشریح مہر۔ افضل الرسل بتائی اور بتایا آپ اوّلین و آخرین کے لئے مہر ہیں۔ ہم آپ سے کلمہ۔ قرآن۔ نماز اور آنے والے نبی کے بارہ میں اشتراک رکھتے ہیں۔ آپ حضرت ابن مریمؑ کے منتظر ہیں۔ ہم اُمتی نبی کے قائل ہیں۔ صرف شخص کے تعیّن میں اختلاف ہے۔

نمائندہ مرکزی کے طرز بیان و تشریح سے احباب بے حد متاثر ہوئے۔ آپ نے دوستوں کے سوالات کے مناسب مدلّل مفصّل جوابات دیئے۔ نگران صاحب حلقہ نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ بعد دُعا اجلاس برخاست ہوا۔ صاحب خانہ چوہدری محمد امین صاحب نے احباب کی چائے سے تواضع کی۔ حاضری احباب جماعت ۸۰ دیگر مہمان ۱۵

(۶). حلقہ بٹالہ کالونی میں مجلس مذاکرہ کا انعقاد:- بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نمائندہ مرکز مجلس مذاکرہ کا انعقاد ہوا۔ زعیم اعلیٰ صاحب نے مجلس کے انعقاد کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔

محترم مولانا صاحب نے اپنے خطاب میں عقائد احمدیت احسن پیرایہ میں بیان فرمائے اور تاریخ احمدیت کے ایمان افروز واقعات پیش کئے۔ ایک دوست کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ موجودہ مشکلات کا حل صرف اور صرف اسلام اور احمدیت میں ہے۔ جو کہ خلافت کے ساتھ مشروط ہے۔ آپ نے مثالوں سے وضاحت فرمائی کہ ہم سچے دل سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ یہی ہمارا جزو ایمان ہے۔ ہم اس کے وہی معنی کرتے ہیں جو بزرگان سلف کرتے آئے ہیں۔ ہم کوشاں ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسلام تمام دُنیا پر غالب ہو۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے دین کا جھنڈا بلند ترین ہو۔ معزز مقرر نے لبنان۔ بیروت کا تاریخی پس منظر بیان کیا۔ اور وہاں کے باشندگان پر ڈھائے جانے والے ظلم وستم کا دردبھرے الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے اُن کے لئے دُعا کی تحریک کی۔ زعیم اعلیٰ نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ بعد دُعا یہ اجلاس ۲½ گھنٹہ جاری رہنے کے بعد برخاست ہوا۔ حاضری احباب جماعت ۸۳ مہمان ۸ رہی۔

تقسیم کردہ لٹریچر:- ہمارا مذہب ۵۰ عدد۔ زندہ رسول ۵۰ عدد۔ ہمارا خدا ۳۵ عدد۔ زندہ کتاب قرآن ۴۰ عدد پیغام احمدیت ۳۰ عدد۔ شوق جہاد کبیر ۶۰ عدد۔ مسئلہ تکفیر ۱ عدد۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق ۲۰ عدد۔ رسالہ انصار اللہ ۱۳ عدد۔ پاکیزہ تعلیم ۲۵ عدد فولڈر مسجد سپین ۲۵۰ عدد۔

ہسپانیہ تیرے لئے رحمت ہے "بشارت"

(از محترم چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے)

ہسپانیہ صدیوں جو رہا جو آنکھ کا تارا
صد شکر کہ وہ آج ہُوا پھر سے ہمارا
اسلام کی تُو عظمتِ رفتہ کا نشاں ہے
فرقت میں تیری ہم نے بہت وقت گذارا
تُو "مالِ" مقدس تھا جسے غیر نے لُوٹا
رحمان نے لَوٹا دیا وہ مال ہمارا
جلوہ ہے یہ اِک عزم اولوالعزم کا پیارو
اُس فضل عمر کا جو کہ پیاروں کا ہے پیارا
آجائیں تیرے صحنِ چمن میں بھی بہاریں
اس جُہد میں ہر غم کو کیا ہم نے گوارا
آخر ہوئیں مقبول مناجاتِ شبِ غم
اِس درد سے اللہ کو ناصر نے پکارا
اُس ابنِ مسیحا نے تجھے زندگی بخشی
تیرے رُخِ انور کو "بشارت" سے سنوارا
اَب طاہر و اطہر کی صدا گونج رہی ہے
اللہ کی تائید ہے خدارا
مسجد کا کھلا دَر تو ہُوا وا دَرِ جنّت
ہسپانیہ تیرے لئے رحمت ہے "بشارت"